REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۳ — شمارہ ۲۲

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- مُنیر احمد خادم
نائب ایڈیٹر:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — ۱۴۳۵۱۶

۱۲ ذوالحجہ ۱۴۱۴ ہجری ۔ ۲ احسان ۱۳۷۳ ہش ۔ ۲ جون ۱۹۹۴ء

اخبارِ احمدیہ

فرینکفرٹ ۲۸ مئی: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ حضور انور نے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۷-۲۸-۲۹ مئی میں شرکت فرمائی نیز مجلسِ عاملہ سے خطاب فرمانے کے علاوہ حضور نے کئی تبلیغی نشستوں میں سامعین کے سوالات کے جواب دیئے۔ واضح رہے کہ اس اجتماع میں دس ہزار سے زائد احباب شریک ہوئے جن میں بوسنین کی تعداد چار ہزار کے قریب تھی۔

احباب اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں ۔

تر۱ بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

"یہ خوب یاد رکھو کہ تر۱ بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا خون نہیں کیا چوری نہیں کی۔ ڈاکہ نہیں مارا۔ اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی صدق و وفا کا نمونہ انھوں نے نہیں دکھایا۔ یا نوعِ انسان کی کوئی خدمت نہیں کی۔ اور اس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔ پس جاہل ہوگا وہ شخص جو ان باتوں کو پیش کرکے اسے نیکوکاروں میں داخل کرے کیونکہ یہ تو بدچلنیاں ہیں صرف اتنے خیال سے اولیاء اللہ میں داخل نہیں ہو جاتا۔ بدچلنی کرنے والے، چوری یا خیانت کرنے والے، رشوت لینے والے کے لئے عادت اللہ میں سے ہے کہ اسے یہاں سزا دی جاتی ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک سزا نہیں پالیتا۔ یاد رکھو کہ صرف اتنی ہی بات کا نام نیکی نہیں ہے تقویٰ کا ادنیٰ مرتبہ ہے۔ اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی برتن کو اچھی طرح سے صاف کیا جاوے تاکہ اس میں اعلیٰ درجہ کا لطیف کھانا ڈالا جائے اب اگر کسی برتن کو خوب صاف کرکے رکھ دیا جائے لیکن اس میں کھانا نہ ڈالا جائے تو کیا اس سے پیٹ بھر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا وہ خالی برتن طعام سے سیر کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح پر تقویٰ کو سمجھو۔ تقویٰ کیا ہے۔ نفسِ امّارہ کے برتن کو صاف کرنا۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۴۲)

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۴ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۳ ہش / ۱۹۹۴ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

احباب اس عظیم الشان روحانی جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں اور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بہت بابرکت فرمائے۔ آمین ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۷ مئی ۱۹۹۴ء بمقام فرینکفرٹ (جرمنی)

اصل خلیق وہ ہے جو اپنے گھر سے ہی خلیق ہو

گھر کی بداخلاقی ایسی بُری چیز ہے جو نسلوں کو برباد کر دیتی ہے اور ایسی نسلیں پیچھے رہ جاتی ہیں جو سارے ماحول میں بدخلقیوں کے زہر کو پھیلا دیتی ہیں ۔!

از سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرینکفرٹ (ایم۔ٹی۔اے)۔ تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ خطباتِ جمعہ کے تسلسل میں جماعت کو اتفاق و اتحاد کی تلقین فرمائی۔ اس کے لئے حضور نے فرمایا کہ ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ آپ حبل اللہ (اللہ کی رسی) کو نہ چھوڑیں اور حبل اللہ سے الگ ہونے کا تصور بھی نہ کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جہاں حبل اللہ سے چمٹے رہنے کی نصیحت فرمائی وہاں ان کا حل یہ فرمایا کہ اخلاقِ حسنہ یعنی وہ اخلاقِ محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جن کی بنیاد میں عشقِ الٰہی میں گڑی ہوئی ہیں ان اخلاق کے بغیر کوئی دنیا کی جماعت ایک ہاتھ پہ اکٹھی نہیں رہ سکتی۔ ان اخلاقِ حسنہ کے بغیر کوئی دل آپس میں ملے نہیں رہ سکتے۔ ان اخلاقِ حسنہ کے بغیر کوئی ملت، ملتِ واحدہ نہیں کہلا سکتی۔ یہی وہ بنیادی روح ہے جس کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی تربیت فرمائی۔ اور جب تک جماعتِ احمدیہ اخلاقِ حسنہ کے ذریعہ خود محبت کے رشتوں میں مضبوطی کے ساتھ باندھی نہیں جاتی تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کا خیال بھی محض ایک خواب ہوگا۔

علم و عرفان سے بھرپور خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی دنیا کا گوشہ ایسا نہیں ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے نصیحت نہیں فرمائی۔ نہ گھر کے حالات ایسے ہیں جن پر آپ کی نظر نہ پڑی ہو، نہ بازار کے حالات ایسے ہیں جن پر آپ کی نظر نہ پڑی ہو۔ نہ امن کے حالات ہیں نہ جنگ کے حالات ہیں۔ نہ دن کے نہ رات کے۔ کوئی لمحہ وقت کا ایسا نہیں کوئی انسانی مصروفیت ایسی نہیں جس کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتوں کا تعلق نہ ہو۔ ان تمام نصیحتوں پر نظر رکھنا آپ کی اپنی اخلاقی قدروں کے لئے اور انہیں اعلیٰ سطح تک بلند رکھنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

اسی ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

غموں کے دِن بیت گئے اور خوشیوں کا زمانہ آ گیا!

آسمان کی طرف نظر اُٹھاؤ اور فوج در فوج میری نُصرت کے فرشتوں کو نازل ہوتے ہُوئے دیکھو

آج سے دسؔ سال قبل پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے نام سیّدنا حضرت امیر المومنین ایّدہُ اللہ کا ایک غیر مطبوعہ تاریخی اور ایمان افروز پیغام

آج سے ٹھیک دس سال قبل (۴ مئی ۱۹۸۴ء کو) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرّابع ایّدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان کے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے ایک تاریخی پیغام رقم فرمایا۔ یہ حضور انور کے پاکستان سے ہجرت کر کے لندن آنے کے چند روز بعد کی بات ہے۔ پاکستان کے احمدی اخبارات و رسائل پر اس ظالمانہ سیاہ قانون کے سایہ کی وجہ سے جس نے پاکستان کے احمدیوں کو ان کے جائز اور قانونی بنیادی حقوق اور اظہارِ بیان کی آزادی سے محروم کیا ہُوا ہے، یہ بیش قیمت پیغام ابھی تک پاکستان کے کسی اخبار یا رسالہ میں شائع نہ ہو سکا۔ اگرچہ زبانی طور پر احبابِ جماعت تک پہنچا دیا گیا۔

اب اللہ تعالیٰ نے الفضل انٹرنیشنل کی صورت میں ہمیں آزادیٔ بیان کا مؤثر ذریعہ عطا فرمایا ہے چنانچہ تاریخِ احمدیّت کا یہ زرّیں ورق ــــــ یعنی حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ تاریخی اور ایمان افروز پیغام احبابِ جماعت کے ازدیادِ ایمان اور ریکارڈ کی غرض سے پیشِ خدمت ہے۔

(عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

The London Mosque

16 GRESSENHALL ROAD PUTNEY : LONDON SW18 5QL TEL · 01 · 8748293
CABLES : ISLAMABAD LONDON

DATE 4 - 5 - 1363 / 1984

میرے پیارے احمدی بھائیو، بہنو اور بچو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہر چند کہ یہ جدائی عارضی ہے اور انشاء اللہ بہت جلد سفر کے کامیاب اختتام پر پھر ملیں گے لیکن جن حالات میں ربوہ اور پاکستان کی دُوسری جماعتوں کو نمازوں میں روتے اور بلکتے ہوئے اور مرغِ بسمل کی طرح تڑپتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں اس کی یاد نے دِل پر غم کا ایسا گہرا سایہ ڈال رکھا ہے کہ رُوح کی گہرائیوں تک یہ غم اُتر چکا ہے اور وجود کے ذرّے ذرّے میں اس کی تپش محسوس کرتا ہوں۔

خدا کی راہ میں دُکھ اُٹھانا ہمارا مقدّر ہے۔ ہم نے بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ اپنے مکانوں کو جلتے ہوئے اور عُمر بھر کے اثاثوں کو لُٹتے ہوئے دیکھا۔ محض اس جُرم کی سزا میں کہ خدا کی طرف سے آنے والے ایک منادی کی آواز پر ہم ایمان لے آئے۔ بارہا ہمارے بوڑھوں اور ہمارے بچوں اور ہمارے نوجوانوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے ذبح کیا گیا لیکن ہم نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اور مقتول اپنی سُوکھی ہوئی زبانوں سے قاتلوں کو دُعائیں دیتے ہوئے اِس دُنیا سے رخصت ہوئے۔ بلاشبہ وہ حیاتِ ابدی کا جام پی کر زندہ ہوئے اور آج بھی زندہ ہیں لیکن بے بصیرت آنکھیں اِن کا شعور نہیں رکھتیں۔ ہاں مگر ان کے وہ غم بھی تو زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے جو وہ پیچھے چھوڑ گئے اور احمدیوں کے سینوں میں چراغوں کی طرح جل رہے ہیں۔ ہم ان چراغوں سے روشنی پاتے ہیں۔ اور یہ ہمیں ہدایت کی راہ دکھاتے ہیں مگر ہمارے صبر کے دامن کو یہ جلا نہ سکے۔

خدا جانے کس نام پر کس کی رضا کی خاطر غریب کھوکھے والوں کے کھوکھوں کو نذرِ آتش کر دیا گیا اور تماش بین اپنی فتح و ظفر کا یہ نظارہ دیکھ کر تالیاں بجاتے اور قہقہے لگاتے رہے۔ وہ جو صُبح سے شام تک، کبھی تو سخت سردی اور کبھی چلچلاتی دھوپ میں تہہ بازاری کے ذریعہ یا ریڑھیاں لگا کر اپنے اور اپنے بیوی بچوں کی معیشت کا غریبانہ سامان کیا کرتے تھے۔ بسا اوقات اِس حال میں گھر لوٹے کہ اُن کے سودے لُٹ چکے تھے۔ اور ان کی ریڑھیوں کے ٹکڑے ہر طرف بازاروں میں بکھرے پڑے تھے۔ وہ کون اور کس کا خدا تھا جو ان نظاروں کو دیکھ کر بہت مطمئن اور بہت خوش تھا۔ گویا اس نے تخلیقِ آدم کا مقصد پا لیا۔ وہ کس خدا کا عرش تھا جو اِن کیف آور نظاروں سے جھوم اُٹھا ہوگا۔ مَیں نہیں جانتا۔ مَیں کسی ایسے خدا کو نہیں جانتا۔ ہاں مگر مَیں یہ جانتا ہوں اور خدائے عزّ و جلّ کی عزّت و جلال کی قسم کھا کر یہ کہتا ہوں کہ وہ ہمارے آقا و مولا رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خُدا نہیں تھا۔

یہ سب کچھ ہُوا اور ہوتا آیا ہے لیکن کوئی آگ غریب کھوکھے والوں کے ایمان کو جلا نہیں سکی اور کوئی ٹھوکر اور کوئی ضرب ریڑھے والوں کے دین کے ٹکڑے نہ کر سکی۔ تہی دست بنانے والے عاجز آ گئے۔ اور کسی کو تہی از ایمان نہ کر سکے۔

دُنیا جن سے ناراض تھی اُن سے خدا راضی ہُوا۔ اہلِ دُنیا نے جن کو بے بس اور بے کس اور مفلس اور قلاش بنا کر چھوڑ دیا تھا خدا نے انہیں نہیں چھوڑا۔ اور بے بس اور بے کس اور مفلس اور قلاش نہیں رہنے دیا۔ پہلے سے بہت بڑھ کر رزق کی راہیں ان پر کشادہ کی گئیں۔ خدا ان سے اور وہ خدا سے بہت راضی ہوئے۔ لیکن اُن کے ایمان کا معجزہ یہ نہیں کہ جب خدا نے پہلے سے بہت بڑھ کر ان کو عطا کیا تب وہ خُدا سے راضی ہوئے۔ بلکہ اُن کے ایمان کا معجزہ یہ ہے کہ وہ اس وقت بھی خدا سے راضی تھے جب اُن کی تجارتوں کو تباہ کیا جا رہا تھا۔ وہ اس وقت بھی خدا سے راضی تھے جب وہ اپنے اثاثوں کو جلتا ہُوا دیکھ رہے تھے۔ وہ اپنے لٹے اور اُجڑے ہوئے گھروں میں خدا سے راضی تھے اور ان ہولناک دنوں اور دردناک راتوں میں بھی خُدا سے راضی تھے اور راضی رہے جب بھُوک آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کو بہت ڈراتی اور ستاتی اور تڑپاتی تھی۔ وہ مسکراتے ہوئے چہروں سے ان گھروں سے نکلتے اور ظلم کی گلیوں میں سر اُٹھا کر چلتے رہے۔

ہر چند کہ بازاروں اور گلیوں میں چلنے والوں پر آوازے کسے گئے اور انہیں کافر و ملحد و دجّال کہا گیا۔ ہر اسلام دشمن طاقت کا ایجنٹ بتایا گیا۔ کبھی وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا کہلائے تو کبھی یہود اور امریکہ کا آلۂ کار۔ اور اسی سانس میں ستم ظریفوں نے خدا کی قسمیں کھا کر یہ بھی اعلان کیا کہ سُرخ روس کے مقرر کردہ تخریب کار بھی تو یہی ہیں۔

یہ سب مظالم بڑے حوصلے اور تحمل کے ساتھ ہم برداشت کرتے رہے۔ اور ظلم کی کوئی تحریک ہماری مسکراہٹوں کو ہم سے چھین نہ سکی مگر اب؟ اب میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں اب جبکہ خدا کا نام بلند کرنے سے ہمیں جبراً روک دیا گیا۔ اور محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صداقت کی گواہی کا اعلان کرنے سے ہمیں باز رہنے کا حکم دیا گیا۔ اب جبکہ خُدا کے وہ گھر جہاں سے پانچ وقت ایمان اور اخلاص میں ڈوبی ہوئی پُرسوز و گداز اذان کی آوازیں بلند ہُوا کرتی تھیں خاموش ہیں تو یہ وہ صدمہ ہے جو ہماری برداشت سے باہر ہُوا جاتا ہے۔ اور سینوں میں غم کی ایک آگ سی بھڑک اُٹھی ہے۔ جسے کُونی بردًا وّسلامًا کی آسمانی آواز کے سوا اب کوئی طاقت بُجھا نہیں سکتی۔ نُصرتِ الٰہی کی تقدیر کے سوا اب یہ آگ نہ بُجھ سکتی ہے نہ ہم اسے بُجھنے دیں گے۔ اب تو اس کے شعلے آسمان سے باتیں کریں گے اور آسمان ہی سے وہ فضل کا پانی اُترے گا جو اسے ٹھنڈا کرے گا۔

زمینی لوگوں سے ہمیں کوئی اُمید نہیں۔ ہماری نگاہیں صرف آسمان کی طرف اُٹھتی ہیں اور آسمان ہی کی طرف ہماری گریہ و زاری کا شور بلند ہو رہا ہے۔ یہ شور تو اب دبنے کا نہیں بلکہ بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے گا۔

سجدہ گاہوں میں بہنے والے ہمارے آنسو تو اب رُکنے کے نہیں۔ اب تو انہیں بہنا ہے اور بہتے چلے جانا ہے۔ ہماری آنکھیں تو اب سے ہمیشہ رحمتِ باری کے قدموں پر جھکی ہی رہیں گی اور ان سے ٹپکنے والے غم ان قدموں کو ہمیشہ تر رکھیں گے۔

ایسا ہی ہوگا اور ہوتا رہے گا یہاں تک کہ وہ دن آئے گا اور خدا کی قسم وہ دن دُور نہیں کہ جب رحمتِ باری خود ہم پر جھکے گی اور قدموں سے اُٹھا کر اپنے سینے سے لگا لے گی اور اپنے پیار کی گود میں بٹھائے گی اور اس کی شفقت کا ہاتھ ہمارے آنسو پونچھے گا اور اس کی محبت کی باہیں ہماری گردنوں کا ہار بن جائیں گی۔ اور اس کی اُلفت کی صبا اٹھلاتی ہوئی ہماری سمت چلے گی۔ وہ ہماری سسکتی دکھتی ہوئی رُوحوں کو سہلائے گی اور پریشان حالوں اور پراگندہ بالوں کو سُلجھائے گی۔ اور اس کے پیار کی سرگوشیاں ہمیں سُنائی دیں گی۔

اس کے پیار کی سرگوشیاں ہمیں سُنائی دیں گی کہ اے میرے بندو، میرے در کے فقیرو

(باقی دیکھئے صـ۱۵ـ پر)

خطبہ جمعہ

تسبیح کے دانوں سے خدا ہاتھ نہیں آتا بلکہ جو خدا کا ذکر کرتا ہے وہ تسبیح کے دانے بن جاتا ہے

ایسے ذکر الٰہی کے عادی بن جائیں کہ آپ کی ضرورتیں آپ کی دُعا بن جائیں

ذکر الٰہی زبان پر بھی ہو اور دل میں بھی بسا ہو پھر آپ خدا کی طرف بلانے والے ہوں تو آپ کی دعوت میں ایک عظیم شان پیدا ہو جائیگی

از سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۲۵ر امان ۱۳۷۳ ہش بمطابق ۲۵ر مارچ ۱۹۹۴ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

(سورۃ المنافقون آیت ۱۰)

پھر فرمایا:۔

ذکر الٰہی پر ایک خطبات کا سلسلہ چل رہا تھا جو بیچ میں بعض دوسرے موضوع پر خطبات کے نتیجے سے منقطع ہوا۔ اب اس کے غالباً تھوڑے حصے باقی رہ گئے ہوں گے کیونکہ جو بھی میں نے اس کے نوٹس تیار کئے تھے ان پر میں نے نظر ڈالی ہے اب غالباً ایک دو خطبوں کا مضمون اس سلسلے میں باقی ہو گا۔ ذکر الٰہی کا مضمون تو لامتناہی ہے مگر جن مختلف پہلوؤں سے میں جماعت کے سامنے اسے پیش کرنا چاہتا تھا وہ پہلو اب انشاء اللہ ایک دو خطبوں میں ختم ہو جائیں گے۔ پھر اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس عبارت سے میں نے یہ مضمون اخذ کیا تھا اس عبارت کا آخری جملہ جو ہے اس کی تشریح میں پھر میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک نیا سلسلہ شروع کروں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہیں اموال یا تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

جو ایسا کرے گا وہ لوگ یقیناً گھاٹا کھانے والے ہوں گے۔ پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

اس شخص سے تو منہ موڑ لے جو اللہ کی یاد سے غافل ہو گیا

وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

اور دنیا کے سوا اس کی کوئی بھی خواہش نہیں (ارادہ کا لفظ استعمال ہوا ہے) مراد اس سے یہی ہے کہ اس کی مراد دنیا رہ گئی ہے اس کے سوا اس کی کوئی مراد نہیں

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ

ان کے علم کا منتہی یہ ہے جو علم کی پونجی ان کی ہے بس یہی کچھ ہے کہ دنیا کما لو اور سب کچھ حاصل ہو گیا ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ میں درحقیقت اس بات کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ تمام انسانی علوم جو خدا کی یاد سے غافل ہوں ان کے وہ تمام علوم تمام تر دنیا کمانے کے لئے خرچ ہوتے ہیں اور اس پہلو سے آپ

غیر مذہبی دنیا کے حالات کا جائزہ لے کر دیکھیں تمام تر علوم دنیا کمانے کے لئے خادم بنائے گئے ہیں اور کوئی بھی ایسا علم نہیں جو انسان کو خدا کی طرف لے جانے میں مدد کرے پس ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ میں یہ بتایا ہے کہ ان کے علوم کا منتہی یہ ہے جب یہ سائنس تحقیقات کرتے ہیں تو ان کے پیچھے بھی دنیا کمانے کا کوئی مقصد ہوتا ہے اور بڑی بڑی کمپنیاں اربوں روپیہ اس بات پر خرچ کرتی ہیں کہ کوئی چیز نئی ان کے سامنے آئے اور وہ سارا TRADE RELATED ریسرچ کا پروگرام ہے یعنی جو دوسری دنیا سے تجارتیں کرتے ہیں اس کو TRADE کہتے ہیں اور چونکہ ٹریڈ کے ذریعہ یہ بہت بڑی دنیا کی دولتیں کھینچتے ہیں اس لئے بہت بڑی بڑی ایجادات اسی مقصد سے ہیں کہ کسی طرح دنیا کمائی جائے۔ یہاں تک کہ اب بیماریوں میں بھی جتنی ایجادات ہیں ان کے تعلق میں جو ریسرچ ہو رہی ہے اس میں سے شاید ہی کوئی ایسی ہو جو مرض دور کرنے کی خاطر ہو ورنہ اصل مقابلہ یہ ہے کہ کون پہلے ایسی دوا ایجاد کرے کہ جس کا کوئی مقابلہ دنیا میں نہ ہو اور تمام تر دنیا کی دولتیں ہم سمیٹ لیں۔ اگر یہ مقصد پیش نظر نہ ہوتا تو AIDS پر جو اب کچھ خرچ کرتے ہیں یہ بھی نہ کرتے۔ آخری مقصد ہر علم کا دنیا کمانا بنا ہوا ہے۔...

(اس موقعہ پر کسی فنی خرابی کی وجہ سے چند جملے ریکارڈ نہیں ہو سکے)

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ

علم کے تعلق سے یہاں اعلم کا لفظ بولا گیا یعنی ان کے علم کا تو یہ حال ہے۔ اللہ کے علم میں بہت باتیں ہیں اور اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے اس شخص کو جو اپنی راہ سے بھٹک گیا ہو

وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى

اور اس کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت کے رستے پر ہو تو مراد ہے یہ غافلین لوگ ہیں۔ گمراہ ہیں رستے سے ہٹے ہوئے ہیں ان کو اپنی بھی خبر نہیں ہے جو کم مقاصد دنیا کا نوکر کر دیا۔ اس لئے ان آیات میں فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى کا مضمون کھول دیا گیا ہے کہ کیوں ان سے کنارہ کشی کرو۔

قرآن کریم نے پہلے فرمایا جیسا کہ میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں خیال پیدا ہوتا ہے کہ اولاد زیادہ اہمیت رکھتی ہے اموال کا ذکر پہلے کیوں فرما دیا تو اس دوسری آیت نے اس راز سے پردہ اٹھا دیا کہ انسان کی زیادہ تر جدوجہد اموال کمانے میں ہے اور اولاد اموال کے مقابل پر ایک ثانوی حیثیت اختیار

کرجاتی ہے جتنا انسان کے ذہن میں اموال گھوم رہے ہیں اس سے بہت کم اولاد گھومتی ہے لیکن بعض صورتوں میں بعض لوگ اولاد پرست بھی ہوتے ہیں اس لئے وہ بہر حال مستثنیٰ ہیں ان کے ذہن میں بہر وقت اولاد کا تصور گھوم رہا ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا پر نظر ڈال کر دیکھ لیں اب تو مال کی محبت اتنی بڑھ چکی ہے کہ ساری دنیا میں آپ کو زیادہ تر لوگ مال کی محبت میں اتنا گم دکھائی دیں گے کہ اولاد کی ہوش نہیں رہتی مجھ سے جو لوگ ملنے آتے ہیں۔ بعض دفعہ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کیا کر رہی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ دونوں دنیا کما رہے ہیں اور بعض دفعہ یہ مجبوری کے پیش نظر ہوتا ہے۔ بعض غریب لوگ آتے ہیں انہوں نے قرضے اٹھائے ہوئے ہیں انہوں نے اپنی حالت ہی کو درست نہیں کرنا بلکہ پچھلے رشتہ داروں کی بھی مدد کرنی ہے اس لئے وہاں یہ بات قابل فہم ہے وہاں ایک اعلیٰ مقصد ہے جس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وہ دنیا کمانے پر مجبور ہیں لیکن میں ان کی بات نہیں کر رہا ایسے لوگوں کی بات کر رہا ہوں جن میں سے ہر ایک اپنی ذات میں اتنا مستغنی ہے۔ یعنی اتنا خدا تعالیٰ کے فضل سے دولت کماتا ہے اور رکھتا ہے کہ اولاد کو ترک کر دینا اس کی کوئی مجبوری نہیں ہے لیکن جب میں پوچھتا ہوں کہ بچوں کا کیا کرتے ہیں؟ تو جی ہم نے بچوں کے لئے (BABY SITTER) رکھا ہوا ہے اب جس کے بچے بے بی سٹر کے سپرد ہو جائیں اور وہ آپ دنیا کی دولت کے سپرد ہو جائے اس بے چارے کی اولاد کا کیا بنے گا۔

ایک دفعہ مجھے مشرق وسطیٰ سے ایک فون آیا کہ جی میں ایک کام کرتی ہوں سنا ہے آپ ناراض ہیں۔ میں نے کہا تمہارا نام لے سکے تو ناراض نہیں ہوں مگر تمہارے حالات میں جانتا ہوں تمہارا خاوند اچھا بھلا کماتا ہے۔ تمہیں خدا نے بہت پیاری اولاد بخشی ہے تو کیوں تم اس کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے بھاگ رہی ہو اس نے کہا میں وعدہ کرتی ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گی۔ تو دنیا سے جو وسیع تعلق ہے خدا! دنت کا اس کے نتیجے میں ساری دنیا ایک خاندان کی طرح بنی ہوئی ہے اور سب بے تکلف بات کرتے اور باتیں پہنچاتے ہیں اسی لئے ان امور پر جتنی نظر خلیفۂ وقت کی ہو سکتی ہے خواہ کوئی بھی خلیفہ ہو بعد میں آنے والا یا پہلے گزرا ہوا اتنی دنیا میں کسی اور منصب کو یہ معلومات نصیب نہیں ہوتیں کیونکہ وہ ایک ذاتی تعلق سے جستجو بھی کرتا ہے اور لوگ از خود بھی اس تک اپنے حالات پہنچاتے ہیں ان کی روشنی میں وہ انسانی نفسیات سے تعلق رکھنے والے مسائل جو شاید بعض دوسروں کے لئے حل کرنا دوبھر ہوں ان پر مشکل ہوں لیکن یہ تمام جماعت کی مدد سے از خود آسان ہوتے چلے جاتے ہیں

پس یہاں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ

یہ کسی حکمت کے پیشِ نظر ہے یونہی اتفاقاً اموال کو پہلے اور اولاد کو بعد میں نہیں رکھا گیا اور ساتھ ہی دوسری آیت جو میں نے پڑھی ہے اس کا اس سے گہرا تعلق ہے فرمایا

فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے ذکر کو چھوڑ دیتے ہیں اور ان کی مراد صرف دنیا رہ جاتی ہے یہاں اولاد کا ذکر بھی نہیں کیا آخری منتہی بعض وجودوں کا صرف دنیا رہ جاتا ہے اس کے سوا کوئی ہوش نہیں رہتی بلکہ ایسے باپ بھی دیکھے گئے ہیں جو کروڑ پتی ہوتے ہیں اور اپنی اولادوں کو پیچھے پھینکتے ہیں اور ان سے وہ اگر بیچ میں سے کچھ حاصل کرنا چاہیں تو ان کو تکلیف پہنچتی ہے اولاد کو دھکے دے کے خود برباد کر دیتے ہیں تو یہ وہ آخری مقام ہے جہاں تک انسان اپنی ذلت کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔

"وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا"

ان سے تعلق جوڑو گے تو پھر تمہارا بھی یہی حال ہو جائے گا۔ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ ان کا علم بھی سب کچھ دنیا کا خادم ہو چکا۔ ان سے کیوں تم تعلق نہیں توڑتے

فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا

پس حکم ہے کہ ایسے لوگوں سے اپنے تعلقات توڑ لو۔ ان سے الگ ہو جاؤ کیونکہ جو نقشہ کھینچا گیا ہے ان لوگوں کا ہے جنہوں نے خدا سے تعلق توڑ لیا ہے اور کلیتہً دنیا کے ہو گئے ہیں ان سے اگر میل جول بڑھاؤ گے، ان سے تعلقات رکھو گے تو تم پر بھی، تمہاری اولادوں پر بھی، دنیا کے بد اثرات اس حد تک غالب آ سکتے ہیں کہ تمہیں انہی کی طرح دنیا کمانے کا شوق ہو جائے اور انہی کی طرح اپنی بڑائی ان باتوں میں دیکھو جو باتیں اللہ کے نزدیک بے معنی اور عارضی اور سطحی ہیں اور اہل خرد جو خدا تعالیٰ کا تصور اور اس کی یاد رکھتے ہیں ان کے نزدیک یہ شیخیوں کی باتیں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتیں کہ کتنا کسی نے کیا کر لیا اور کس طرح وہ رہا۔ یہ عارضی دنیا کی باتیں ہیں اور ان پر لذتیں لے کر یا فخر سے انسان کا بیان کرنا یہ اس کی اپنی پستی کی علامت ہے پس فرمایا کہ ایسے لوگوں سے تعلق رکھو گے تو خطرہ ہے کہ تم ویسے ہی ہو جاؤ گے۔ یہ کوئی انتقامی کارروائی نہیں ہے کوئی بائیکاٹ نہیں ہے بلکہ ایک اور پہلو بھی اس میں ہے یعنی ایک تو بچنے کا پہلو ہے دوسرا خدا تعالیٰ کی محبت کا پہلو ہے جو ذکرِ الٰہی کی جان ہے۔

ایک شخص جس کا ذکر، اللہ ہو جس کی محبت اللہ کے ساتھ ہو وہ ایسی مجلس میں کیسے بیٹھ سکتا ہے جس کا ذکر دنیا ہو اور دنیا ہی اس کی محبت ہو تھوڑی دیر کے بعد طبیعت منغض ہو جائے گی انسان کہے گا کیسی باتیں کر رہے ہیں جو پیاری چیز ہے سب سے زیادہ عشق کے لائق چیز ہے اس کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے اللہ کا ذکر کریں گے تو ان کی آنکھوں سے یوں لگے گا جیسے روشنیاں بجھ گئی ہوں اور دنیا کی باتیں کریں گے تو ایک دم دلچسپی شروع ہو جائے گی ان کے ساتھ طبعاً جوڑ ہی کوئی نہیں ہے تو "فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ" میں صرف حکم کے معنی نہیں ہیں بلکہ اس کے ساتھ ہی اس کی روح بھی بیان فرما دی کہ تم اللہ سے محبت کرنے والے لوگ ہو تمہارا ان لوگوں سے دل کیسے لگ سکتا ہے اور پھر محبوب کی غیرت کا بھی سوال ہے جس پیارے سے ان لوگوں نے منہ موڑ لیا ہے تم ان کے خوف سے ان سے منہ نہیں موڑ سکتے اگر ان کا تعلق اور ان کی رضا تم پر اتنی غالب ہے کہ ان سے تم منہ نہیں موڑ سکتے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ خدا سے تمہارے تعلق کے دعوے جھوٹے ہیں ان معنوں میں اس مضمون کو سمجھیں لیکن اس کا غلط مطلب نہ لیں کیونکہ ظاہری تعلق اور ہمدردی بنی نوع انسان میں یہ احکامات مانع نہیں ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سنت پر غور کریں تو ہر چھوٹے بڑے سے آپ کا تعلق تھا یہاں وہ تعلق مراد نہیں ہے جن معنوں میں تعلق توڑنے کا حکم ہے اُن معنیٰ میں یعنی اس معنیٰ کے اظہار میں ایک بہت فصاحت و بلاغت ہے فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ یعنی تمہارا قبلہ اور ہو جائے تمہارا رخ بدل جائے ان کی طرف پیٹھ کر لو جنہوں نے خدا کی طرف پیٹھ کی ہوئی ہے اور اپنا قبلہ درست رکھو پس ان کے مقاصد میں ان کے شریک نہ ہو۔ ان سے ایسا پیار کا تعلق نہ باندھو کہ تمہارا بھی وہی قبلہ دکھائی دینے لگے جو ان کا قبلہ ہے۔ تمہاری بھی وہ تمنائیں بن جائیں جو ان کی تمنائیں ہیں وہی مرادیں تمہاری ہو جائیں جو ان کی مرادیں ہیں پس ان معنوں میں ذکر الٰہی کا ایک تقاضا ہے جس کے نتیجے میں ہمیں اپنی مجالس کو درست کرنا چاہیے اور اگر مجالس درست نہیں ہیں تو اس آئینے میں اپنا منہ دیکھنا چاہیے

کیونکہ یہ آیت کا آئینہ اتنا شفاف ہے اور اتنا کھلا کھلا ہے کہ آپ کے دل کے پاتال تک آپ کی تصویر آپ کو دکھاتا ہے پس جہاں طبعی طور پر بعض لوگ بعض خاندانوں کی طرف اس لئے دوڑتے ہیں کہ وہ دولتمند ہیں اور اس کے سوا ان کے پاس بیٹھنے میں ان کو کوئی مزہ نہیں۔ بعض ایسے خاندان بھی ہوتے ہیں جیسے اُمراء بھی ہوتے ہیں جن کی دماغی حالت اتنی پست ہوتی ہے اور ان کے ذوق اتنے گھٹیا ہوتے ہیں کہ ان کے پاس چند منٹ بیٹھنا بھی ایک عذاب بن جاتا ہے ایسے لوگوں کے پاس بعض دیکھے ہیں جو دن رات وہاں بیٹھے رہتے ہیں اور صرف یہ مزہ آرہا ہے کہ ایک امیر کے ساتھ ہمارا تعلق ہے اور دنیا دیکھے گی کہ ان کے ساتھ اس کا آنا جانا ہے ان میں اٹھنا بیٹھنا ہے تو یہ اس حکم کے منافی ہے اور یہ مراد ہے کہ ان میں اپنی عزتیں نہ ڈھونڈو ان کے ساتھ تمہاری لذتیں وابستہ نہیں ہیں نہ ہو سکتی ہیں۔ ان کے ذوق مختلف ہیں ان کے قبلے الگ ہیں پس اللہ کے ذکر کے تقاضوں کو ایک عاشق کی طرح پورا کرو اور جس طرح محبت کرنے والا یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے محبوب کا ذکر خیر کرنے والے لوگ ہوں ان میں وہ بیٹھ کر لذت پاتا ہے اسی طرح اپنے لئے صحبت صالحین اختیار کرو۔ یعنی خلاصتہً آخری بات یہ بنتی ہے کہ صحبت صالحین کا مضمون نسبتاً خشک ہے پر اس سے بہت اعلیٰ اور ارفع مضمون ہے یا دوسرے لفظوں میں بہت گہرا مضمون ہے کہ جہاں محبت ہے وہیں بیٹھو ان لوگوں میں بیٹھو جن کو اس سے محبت ہے جس سے تمہیں محبت ہے۔ اور یہ ایک طبعی بات کا تقاضا ہے کوئی بیرونی حکم نہیں ہے اگر اس کو نہیں سمجھو گے تو ضائع ہو جاؤ گے اور رفتہ رفتہ تمہارا رُخ پلٹنے لگے گا۔

اپنی نمازوں میں خدا کی یاد کا دودھ بھریں پھر دیکھیں آپ کتنی ترقی کرتے ہیں

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ روایت مجمع البیان فی تفسیر القرآن سے لی گئی ہے زیر تفسیر سورۃ الجمعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا۔

"جس نے خدا کو بازار میں یاد کیا جب کہ لوگوں کو ان کی تجارت اور دیگر کاموں نے خدا سے غافل کر دیا ہو اس شخص کے لئے ہزار نیکی لکھی جائے گی اور اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایسی بخشش کا سلوک فرمائے گا جس کا خیال بھی کسی دل پر نہیں گزرا۔"

اس حدیث کا مضمون چونکہ اس آیت کریمہ سے وابستہ ہے جو میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے اس لئے قطع نظر اس کے کہ یہ کتاب نسبتاً ثانوی حیثیت کی معتبر کتاب ہے یا اس کے راوی مضبوط ہیں کہ نہیں یہ بنیادی اصول تسلیم کے لائق ہے کہ جس حدیث نبوی کی بنیاد کسی قرآنی آیت میں دکھائی دے جائے اس کو یہ کہہ کر رد نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا راوی کمزور ہے اور اس حدیث کی تو بڑی کھلی کھلی بنیاد اس آیت کریمہ میں نظر آرہی ہے بازاروں میں جب کہ تجارت کا ماحول ہے لوگ جو بازاروں میں سودا خرید نے جاتے ہیں کم ہی ہوں گے جنہیں خدا یاد آتا ہوگا۔ عورتیں ہیں آنکھوں کسی اور عورت کے کپڑے یاد آرہے ہوتے ہیں کہ ایسی چیزیں میں نے وہاں دیکھی تھیں اگر وہ فرنیچر کی دکان میں ہیں تو کسی کے گھر کا فرنیچر یاد آرہا ہوتا ہے کہ اتنا اچھا ہم نے وہاں دیکھا تھا اس سے بڑھ کر خوبصورت چیزیں خریدیں غرضیکہ ہر شخص کو اپنے اپنے ذوق کے مطابق کچھ چیزیں ضرور یاد آتی ہیں اور وہ شاپنگ میں یعنی سودا خریدنے میں اس کے لئے راہنمائی کا کام کر رہی ہوتی ہیں۔ گویا کہ ایک دفعہ

اندر اندر ان کو مشورے دے رہا ہوتا ہے کہ ہاں یہ ویسی چیز ہے۔ یہ ویسی چیز ہے یا ویسی نہیں ہے اس لئے اس معاملے میں یہ طریق اختیار کرنا چاہئے تو ہر شخص اپنے جذبات، اپنے دماغ کا تجزیہ کر کے دیکھے تو وہ معلوم کرے گا کہ جو میں بتا رہا ہوں بالکل درست اسی طرح ہوتا ہے خدا کو کتنے یاد کرتے ہیں یا خدا سے غافل لوگوں کو دیکھ کر کتنے ہیں جن کے دل میں درد پیدا ہو جاتا ہے یہ کیسی دنیا ہے۔ دنیا کے ہنگامے، تجارتوں میں مصروف تجارتوں کی خاطر جھوٹ بولے جا رہے ہیں طمع کاریاں ہو رہی ہیں اور اس طرح گرتے ہیں جیسے مکھی گند پر گرتی ہے۔ اسی طرح لوگ ان چیزوں پر ٹوٹے پڑتے ہیں گویا کہ ساری زندگی، ساری ان کی کائنات یہی کچھ ہے ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ایسی صورت میں خدا کون یاد کرتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا وہاں یاد کرو گے اور طبعاً محبت سے یاد کرو گے تو پھر پتہ چلے گا کہ حقیقی عاشق کون ہے۔ پھر اس سے چھوٹی سی نیکی کا جو بظاہر بے محل ہے محل کی نیکی سے بھی زیادہ شمار ہو گا کیونکہ جب نماز کے لئے آپ مسجد میں آتے ہیں تو وہاں خدا ہی کو یاد کرنا ہے مگر وہاں بھی بعض لوگ بازار ہی یاد کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک بات ہے اس لئے ان موقعوں پر اپنے ذکر الٰہی کی نگرانی کریں اور ان کی حفاظت کریں

اللہ کے ذکر کے تقاضوں کو ایک عاشق کی طرح پورا کرو اور جس طرح محبت کرنے والا یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے محبوب کا ذکر خیر کرنے والے لوگ ہوں ان میں وہ بیٹھ کر لذت پاتا ہے اسی طرح اپنے لئے صحبت صالحین اختیار کرو۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ جس شخص کو مسجد میں بازار یاد آجائے وہ گنہگار رہے۔ مختلف مراحل ہیں، سلوک کی منزلیں ہیں۔ تعلق ایک طرف سے ٹوٹتے ٹوٹتے، ٹوٹتے ہیں۔ دوسری طرف جڑتے جڑتے جڑتے ہیں اس لئے کوئی بعید نہیں کہ ایک انسان نیک متقی ہو اور نیت یہی ہو کہ وہ ذکر سے اپنے رب کو کمائے مگر دنیا کے تعلق پھر حملہ کر کے بار بار اس پر یورش کرتے ہوں اور اسے غافل کر دیتے ہوں لیکن ایک جہاد کی ضرورت ہے ایک ایسے جہاد کی جس کے لئے آپ اپنی تمام صلاحیتوں کو مستعد کریں اور یاد رکھیں کہ یہ حملوں کے مقامات ہیں۔ پس جس کو بازار میں خدا یاد آتا ہو اس کی نیکی اس لئے زیادہ ہے کہ ایسے مسجد میں بازار کیسے یاد آسکتا ہے اس کی تو یہ شان ہے کہ جہاں دنیا خدا بھول جاتی ہے وہاں اس نے خدا کو یاد رکھا تو جہاں جاتے ہی خدا کو یاد کرنے کے لئے ہیں اس بیچارے کو وہاں کہاں بازار یاد آجاتا ہے اس لئے یہ اس کنارے کی بات ہے جہاں خدا کا ذکر ہوتا نفسیاتی کیفیتوں کے مطابق نہیں ہوتا ایسی حالت میں جو نیکی ہے۔ وہ یقیناً بہت بڑا مرتبہ رکھتی ہے پس یہ کوئی مبالغہ آمیز روایت نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی طرف منسوب فرما دی گئی ہو یہ ان روایتوں میں سے ہے جہاں ایک نیکی کو ہزار نیکی کہا جائے تو ہرگز بعید نہیں ہے۔

پھر اس کے ساتھ جو مزید عنایت ہے وہ یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایسی بخشش کا سلوک فرمائے گا جس کا خیال بھی کسی دل پر نہیں گزرا۔" اب یہ الفاظ بھی جیسا کہ احادیث کو بار بار پڑھنے سے انسان سچی اور پاک احادیث کے مضمون سے ہم مزاج ہو جاتا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ الفاظ بھی یقیناً حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ہیں ایسے بازار کی بات ہو رہی

ہے جہاں لوگوں کے دل میں خدا کا خیال ہی نہیں گزرتا تو اس کے مطابق خدا کی شانِ مغفرت اس طرح ظاہر ہوتی ہے فرماتا ہے میں تمہارے سے ایسی بخشش کا سلوک کروں گا کہ کسی انسان کا خیال کبھی نہیں جا سکتا جہاں کسی انسان کا خیال نہیں جا سکتا تھا تم نے مجھے یاد کیا اب میں تم سے وہ سلوک کروں گا کہ کسی انسان کا تمہارا کبھی خیال نہیں جا سکتا کہ میں کیسے کیسے تم سے مغفرت کا سلوک فرماؤں گا اور امر واقعہ یہ ہے کہ اس ضمن میں انسان اگر اپنے گناہوں پر نظر ڈال کر دیکھے تو پورے گناہوں پر اس کا احاطہ ہی نہیں ہو سکتا زندگی کا اکثر حصہ ایسا ہے جس میں کوئی نہ کوئی گناہ سرزد ہوتے ہی رہتے ہیں ایسی وہ ساری چیزیں جو نظر دل سے اوجھل تھیں وہاں ان کے لئے استغفار کر ہی نہیں سکا جب استغفار کرتا ہے تو بعض موٹے موٹے گناہ بعض بڑی بڑی غلطیاں اور خاص طور پر وہ جو تازہ ہوں اور ان سے بھی بڑھ کر وہ جن کے پکڑے جانے کا خطرہ ہو وہاں تو انسان خوب استغفار کرتا ہے لیکن جہاں دنیا کی نظر میں نہ پکڑا گیا ہو اور خدا کی پکڑ کی نظر باقی ہے وہاں دل میں وہ جوش ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اکثر لوگ عموماً استغفار کے لئے اس وقت نکلتے ہیں جس سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ جب ابھی دنیا کی پکڑ کا خوف ان کے سر پر تلوار کی طرح لٹک رہا ہوتا ہے اور ایسا گھبرا گھبرا کر پھر خط لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور اگر ان کو یقین ہو جائے کہ دنیا معاف فرما دے گی تو پھر وہ جو اللہ کے لئے بخشش کی بے حد طلب پیدا ہوئی ہے وہ نرم پڑ جائے گی۔ یعنی شکر ہے الحمد للہ بات ٹل گئی اب اللہ معاف فرمائے نہ فرمائے یعنی منہ سے تو نہیں کہیں گے لیکن اپنی نفسیاتی کیفیت کا جائزہ لیں تو بات تو یہی بنتی ہے اس کے سوا بات ہی نہیں ہے۔ تو ان کے لئے بھی دعا کی جاتی ہے لیکن یہ بھی ہوتی ہے اللہ ان کو مستقل اپنی مغفرت کی طرف متوجہ فرمائے وہ گناہ جن میں دنیا کی پکڑ سے تو نکل چکے ہیں، جو ماضی کا حصہ بن گئے ہیں ان میں بھی یہ خدا کی طرف مغفرت کے لئے مائل ہوں اور استغفار کریں۔

بہرحال ذکر الٰہی کا جو بازار سے تعلق تھا اس کے متعلق میں نے آپ کے سامنے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جو حدیث رکھی ہے اسی میں ذکر الٰہی کے تعلق میں بہت ہی گہرا اور پیارا مضمون ہے اور اس کا بخشش سے تعلق بھی ظاہر فرمایا گیا ہے کہ ذکر الٰہی کا بخشش سے ایک تعلق ہے۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس اس ضمن میں پیش کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں:

"دوسرے یہ بات حال والی ہے۔ قال والی نہیں جو شخص اس میں پڑتا ہے وہی سمجھ سکتا ہے۔ اصل غرض ذکر الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے اس طریق پر وہ گناہوں سے بچا رہے گا۔"

ذکر الٰہی کا استغفار سے ایک بڑا گہرا تعلق ہے جس تعلق کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں بیان فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ان کو نہیں سوجھ سکتیں جو ان حالات سے گزرے نہ ہوں۔ جو ان حالات سے گزرے ہیں وہی اس معرفت کو پاتے ہیں اور وہی ہیں جو بیان بھی کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ ایک ایسا شخص جو خدا کو ہر وقت اپنے سامنے دیکھ رہا ہو اسے غلطی کی جرأت ہی نہیں ہو سکتی جو ہر وقت سامنے دیکھے کوئی نگران میرے سامنے بیٹھا ہوا ہے اسے کیسے توفیق مل سکتی ہے یا جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ اس کی نافرمانی کرے جس کو مقتدر ہستی سمجھتا ہے۔ سب سے غالب اور پکڑ میں سب سے سخت بھی سمجھتا ہے تو خدا سے غیبوبیت جو گناہ کرواتی ہے اور مومن بھی ہر حال میں ہر وقت خدا کے سامنے نہیں رہتا یعنی خدا کے سامنے تو رہتا ہے لیکن اپنی دانست میں خدا کے سامنے نہیں رہتا اس لئے گناہ غیبوبیت کا نام ہے دراصل خدا سے دوری کا نام ہی گناہ ہے وہ دوری عارضی ہو تو عارضی گناہ ہے وہ دوری مستقل بن جائے تو ہمیشہ کا گناہ ہے ساری زندگی گناہ بن جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو نظم ہم اکثر سنتے ہیں "سبحان من یرانی" اس میں یہی مضمون ہے ہر نعمت کے ذکر کے بعد یہ فرمایا ہے وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو مجھے دیکھ رہی ہے۔ پس اس نظم کو پڑھیں اور بار بار پڑھ کے دیکھیں، پھر اس فقرے کی سمجھ آئے گی کہ

"دوسرے یہ بات حال والی ہے قال والی نہیں"

میں جو کہہ رہا ہوں اس حالت سے گزر رہا ہوں کہ ہر وقت میرا خدا مجھے دیکھ رہا ہے اور اس کے جلال کے سامنے میں زندگی بسر کر رہا ہوں میری مجال کیا ہے کہ میں کوئی گناہ کروں۔

پس اس حال کے مطابق میں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ ذکر الٰہی کا بڑا فائدہ اور بہت بڑی منفعت اس بات میں ہے کہ انسان خدا کی روشنی کے سامنے زندگی بسر کرتا ہے اور اس سے اس کے گناہ کٹ جاتے ہیں فرماتے ہیں:۔

"اصل غرض ذکر الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے اس طریق پر وہ گناہوں سے بچا رہے گا تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے ایک تاجر نے ستر ہزار کا سودا لیا اور ستر ہزار کا دیا مگر ایک آن بھی خدا سے جدا نہیں ہوا۔ پس یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا۔ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ"۔ اس آیت کی تفسیر ہے جو میں نے پڑھی تھی اسی تفسیر کے تعلق میں حدیث نبوی بیان کی جس میں یہ ذکر ملتا ہے کہ بازار میں یاد کرنے والے کا ایک بہت بڑا مرتبہ ہے اور وہی مضمون مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تذکرۃ الاولیاء کے حوالے سے یوں بیان فرماتے ہیں ایک بزرگ کے متعلق لکھا ہے کہ اس نے ستر ہزار کا دیا اور ستر ہزار کا لیا یعنی سودا ایسا کیا کہ کچھ خریدا کچھ بیچا لیکن ایک آن بھی خدا کے خیال سے غافل نہیں رہا۔ اب ایسا شخص جب تاجر بنتا ہے تو تجارت کی دنیا میں امن کی ضمانت ہو جاتی ہے اور اگر سارے تاجر ذکر الٰہی کرنے والے ہوں تو سارے خوف جو تجارت سے تعلق رکھتے ہیں، دنیا سے اٹھ جائیں اور مال بجائے اس کے کہ دنیا کمانے کا ذریعہ بن جائے اللہ تعالیٰ کمانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن جاتا ہے کیونکہ ایسا شخص جو ذکر الٰہی کرتے وقت سودے کرتا ہے اس کے متعلق یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ ساتھ ساتھ جھوٹ بول رہا ہو کہ خدا کی قسم میں نے تو اتنے کا خریدا تھا میں تمہیں اتنے میں بیچ رہا ہوں اور یہ جو منظر ہے یہ آپ کو بعض مسلمان ممالک میں بھی عام دکھائی دیتا ہے اور بڑی دردناک بات ہے کہ مسلمان ممالک میں دوسروں سے زیادہ پایا جا رہا ہے کیونکہ باقی تو خدا کے ذکر سے اتنا دور جا چکے ہیں کہ اپنی ذاتی منفعت کے لئے جھوٹ بولنے کے لئے بھی خدا یاد نہیں آتا لیکن مسلمان بیچارے ہیں اتنی بات تو ہے کہ جھوٹ کے وقت ذاتی غرض کے لئے خدا ضرور یاد آجاتا ہے کچھ تو ہے بہرحال

گرچہ ہے کس کس برائی سے کچلے باایں ہمہ

برائی سے ہی لیتے ہیں مگر نام تو یاد رکھتے ہیں اللہ کا تو بُرے وقتوں میں ہی سہی مگر جب جھوٹ کے لئے اور فساد کے لئے اور دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے خدا کا نام لیا جائے تو ایک بڑی مکروہ حرکت ہے بہت بڑا گناہ ہے لیکن ایسا ہوتا ہے تو ان معنوں میں یاد نہیں کرنا جن معنوں میں خدا کا نام لے کر قسمیں کھا کر جھوٹے

سودے بیچتے ہوں۔ ان معنوں میں یاد کرنا ہے کہ خدا کو سامنے دیکھنا ہے جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے اور پھر جو سودے ہوں گے وہ ہر سودا سچا سودا ہوگا۔ اس میں کوئی کھوٹ نہیں ہوگی۔ کوئی دھوکہ شامل نہیں ہو سکتا۔ تمام دنیا کے تجارتی تعلقات اگر اصلاح پذیر ہو جائیں تو باقی معاملات میں بھی دنیا میں امن آجائے گا کیونکہ اصل انسان کا جو سب سے اعلیٰ مقصد ہے وہ اپنی بقا کے لئے زیادہ سے زیادہ ذرائع اکٹھے کرنا ہے اور تجارت اس میں ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ صرف ایک نہیں تجارت کی بنیاد تو بہر حال ایگریکلچر پر بھی ہے اس لئے میں بتا رہا ہوں کہ جو دنیا سے تعلقات ہیں ان میں تجارت ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو ہل چلاتے وقت بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ اور جب دانے پھینک رہے ہوتے ہیں تو اس وقت بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ جب اپنی فصلوں کو اگتی ہوئی دیکھتے ہیں تو ان کی روئیدگی کو دیکھ کر بھی ان کو خدا یاد آتا ہے جب ان میں کوئی بیماری پڑتے دیکھتے ہیں تب بھی دعائیں کرتے ہیں اور ان کو خدا کے فضلوں کا پانی بھی دیتے ہیں۔ صرف عام پانی نہیں دیتے۔ ان معنوں میں پھر ساری زراعت بھی ذکر الٰہی سے معمور ہو جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بات مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے پہلے بھی غالباً بیان کر چکا ہوں۔ ایک دفعہ سندھ میں آپ دورے کے لئے گئے تو بعض بہت اچھے اچھے مینیجر تھے اور ایسے تجربہ کار، تعلیم یافتہ جن کی فصلیں نمایاں طور پر ان کے علم اور تجربے کی مناسبت سے زیادہ اچھی ہونی چاہئے تھیں مگر ان کے مقابل پہ بہار سے مولوی قدرت اللہ صاحب جو محمود آباد میں مینیجر تھے۔ ان کی فصلیں دیکھیں تو لہلہاتی ہوئی سرسبز و شاداب اور جو دوسری فصلیں تھیں ارد گرد زمینداروں کی نہ وہ مقابلہ کر رہی تھیں نہ دوسرے مینیجروں کے نیچے پلنے والی فصلیں۔ تو حضرت مصلح موعود نے تعجب سے پوچھا کہ مولوی صاحب آپ نے کیا ترکیب کی ہے آپ تو مولوی کہلاتے ہیں آپ کو تو کوئی اتنا بڑا زراعت کا تجربہ بھی نہیں۔ آپ کی اچھی ہیں اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ لوگوں کی آپ سے کم تر ہیں۔ انہوں نے کہا صرف ایک بات ہے کہ میں نے ہر کھیت کے کونے پر نفل پڑھے ہیں ایک ایک کھیت پہ دعائیں کی ہیں اس کے سوا میں کچھ نہیں جانتا۔ اس کو کہتے ہیں ذکر الٰہی۔ وہ تجارت میں بھی ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں۔ کھیتی باڑی میں بھی ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں اور مولوی منشی عبد اللہ صاحب جو مولوی عبد اللہ صاحب کہلاتے تھے ان کا ذکر الٰہی دعوت الی اللہ میں ڈھلا ہوا تھا۔ دن رات دعوت الی اللہ کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود بتایا کرتے تھے کہ جب وہ کھیت میں ہل چلا رہے ہوتے تھے تو کسی کو بلا لیتے تھے کہ بھئی یہ کتاب تھوڑی سی پڑھ کے سنا دو میں تو ہل چلا رہا ہوں تو تم یہ پڑھ دو۔ اور کبھی کسی ہل چلاتے ہوئے کے پاس چلے جایا کرتے تھے اور اس کو کہتے تھے کہ تمہیں پڑھنا لکھنا آتا ہے میں تمہارا ہل چلاتا ہوں تم یہ کتاب پکڑ لو اور یہ مجھے سناؤ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی تازہ تحریر یا "الحکم" کی کوئی عبارت وغیرہ ان کو دے دیا کرتے تھے اور اس طرح اللہ کے فضل سے ان کو بڑے پھل لگے ہیں۔ ہر سال سو بیعتوں کا وعدہ کروایا اور تا دم آخر اس پر قائم رہے اور ضرور وہ وعدہ پورا کر دیا کرتے تھے۔

آج کل دوست مجھے خط لکھ رہے ہیں کیونکہ بہت سی جماعتوں میں دعوت الی اللہ کا ایسا رجحان پیدا ہو گیا ہے کہ کثرت سے لوگوں نے وعدے کئے ہیں کہ ہم اتنے احمدی ضرور بنائیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے ان کی توفیق سے بہت بڑھ کر سابق سالوں میں اپنے وعدے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائی نتیجہ یہ نکلا کہ اب انہوں نے اور بھی بڑھا چڑھا کر وعدے کر لئے ہیں کہ ہمیں اللہ پر توکل ہے اور اس توکل کی ایک بنا ہے۔ پہلے جب انہوں نے وعدے کئے تھے تو ان وعدوں کے مطابق محنت کی تھی اور محنت سے آگے جو بات بڑی ہوئی تھی جو ان کی محنت کی حد سے باہر تھی وہ خدا نے ان کو پہنچا دی۔ اپنے فضل سے عطا کر دی۔ تو ان کا حق ہے کہ بڑھ بڑھ کر وعدے کریں۔ جو طاقت ہے وہ محنت کر رہے ہیں اور پھر سمجھتے ہیں کہ باقی دعا سے گویا پوری ہوگی اور بعض لوگ ہیں جو دعا کے لئے لکھ رہے ہیں لیکن ساتھ محنت کوئی نہیں تو میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگر خدا ایک زمیندار کی کھیتی میں دعاؤں کی برکت سے عام دنیا کے قانون سے ہٹ کر غیر معمولی برکت دے سکتا ہے۔ اگر ایک تاجر کی تجارت میں اس کی دعا اور ذکر الٰہی کی برکت سے غیر معمولی برکت ڈال سکتا ہے تو وہ اپنے کام میں کیوں برکت نہیں ڈالے گا۔ یہ زراع تو وہ ہیں جو اس کی کھیتی لگا رہے ہیں اس کے بیج بو رہے ہیں پس ذکر الٰہی کے ساتھ یہ بیج بوؤ۔ اور محنت کرو اور پھر دعائیں کرو تو ہرگز بعید نہیں کہ جن باتوں کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے جن اعداد و شمار کو پورا کرنے کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سے بڑھ کر تمہیں عطا کر دے اور گزشتہ سالوں میں بہت سے ایسے ملک ہیں جہاں اخلاص کے ساتھ یہ وعدے کئے گئے اور محنت کی گئی اور ان سب کی توقعات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ پس ذکر الٰہی کا اس مضمون سے بھی بڑا گہرا تعلق ہے۔ اپنی دعوت الی اللہ کو ذکر الٰہی سے معمور کر دیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ذکر الٰہی صرف ایک غرض کی خاطر موقعہ پر نہیں کیا جاتا بلکہ ذکر الٰہی ہر موقع میں خود داخل ہو جاتا ہے۔ اگر اس فرق کو آپ نے نہ سمجھا تو آپ غلط رستے پر چل پڑیں گے۔ اس لئے ذکر الٰہی نہیں کرنا کہ کھیت بڑھیں بلکہ اصل بات مولوی صاحب کی یہ تھی کہ ان کو عادت تھی نفل پڑھنے کی اور وہ رہ نہیں سکتے تھے نفل کے بغیر۔ میں نے بھی ان کے ساتھ کچھ سفر کئے دیکھے ہیں بڑے دعا گو اور نفل پڑھنے والے بزرگ تھے تو کھیتوں میں جاتے تھے کھیت دیکھتے ساتھ چلو اچھا ہے وقت ملا ہے تھوڑا سا دو نفل ہی پڑھ لیں تو ان معنوں میں جب نفل پڑھتے تھے تو کھیتی پر بھی رحم آ جاتا تھا اس کے لئے بھی دعائیں مانگ لیتے تھے تو یہ نہیں تھا کہ تجارت کی خاطر خدا کو یاد کیا گیا ہے جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے ایسا شخص مراد نہیں ہے۔ فرمایا ہے ذکر الٰہی ایسا اس پر غالب ہے کہ جب توجہات کو بازار اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اس وقت بھی ذکر الٰہی اس پر قبضہ کئے رہتا ہے اور بار بار چھین کر بازار سے ان توجہات کو اپنی طرف کر لیتا ہے۔ ایسا شخص جب ذکر الٰہی کرتا ہے پھر تجارت کے لئے بھی دعا دل سے نکل ہی جاتی ہے اور اگر نہ بھی نکلے تو ایسے شخص کی دعا بعض دفعہ اس کی ضرورت ہی بن جاتی ہے اور بسا اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص جو اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والا ہو اس کی ضرورت خود دعا بن جاتی ہے۔ وہ لفظوں میں اس کو ڈھالے یا نہ ڈھالے۔

اپنی دعوت الی اللہ کو ذکر الٰہی سے معمور کر دیں

پس ایسے ذکر الٰہی کے عادی بن جائیں کہ آپ کی ضرورتیں آپ کی دعا بن جائیں۔ آپ کے بازار زندہ ہو جائیں آپ کے کھیتوں میں نئی زندگی دکھائی دینے لگے جو آسمان سے اترتی ہے اور ہر احمدی کے ہر کام میں برکت پڑے اور یہ ذکر الٰہی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"جب دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں"

میرے ذہن میں یہ عبارت اس وقت نہیں تھی جب میں نے یہ بات کی ہے کیونکہ یہ ابھی پڑھنے ہی لگا تھا۔ یہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک

طبعی نتیجہ ہے جس طرح اس پر غور کرتے ہوئے میرے دل سے خود بخود یہ مضمون پھوٹا ہے اس کے سوا کوئی مضمون بنتا ہی نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے معاً بعد فرماتے ہیں جو شخص بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں ہے۔

"اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ میں آسکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچہ میں رہے گا۔"

اور مردوں سے بڑھ کر زیادہ تر عورتوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ پھر جہاں بھی ہوں گے جس حال میں ہوں، خوشیوں کا موقع ہو یا اور کسی کام میں مصروفیت۔ اگر گھر میں بیمار بچہ چھوڑا ہوا ہے تو بیمار بچہ ہی دماغ پر غالب رہے گا۔

"اسی طرح پر لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں۔ وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفی کہتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے۔"

بہت پیاری بات ہے۔ فرماتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے کیونکہ وہ ہنستا بھی ذکر الٰہی کے ساتھ ہے اور اس کے ساتھ بھی اللہ کا پیار اور اس کی محبت وابستہ ہوتی ہے۔ ایک دفعہ حضرت عبد القادر جیلانی سے کسی نے پوچھا کہ آپ اتنے بڑے بزرگ کہلاتے ہیں اور ہیں بھی۔ آپ کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور بڑے بڑے اعجاز آپ سے ظاہر ہوتے ہیں لیکن آپ کو کپڑوں کا اتنا کیا شوق ہے؟ اتنے خوبصورت کپڑے پہنتے ہیں اتنا اچھا لباس رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب تک خدا مجھے نہیں کہتا کہ اے عبد القادر یہ پہن اور یہ پہن۔ میں وہ نہیں پہنتا۔ یہ ہے ضرورت کہ دعا بنتا اور کثیر دعا کا قبول ہوتا تھا ہر ایک کو کیوں نہیں خدا ایسے کہتا۔ حضرت عبد القادر سے بڑے بزرگ اولیاء تھے ان کے متعلق یہ بات نہیں ملتی۔ معلوم ہوتا ہے بچپن سے دل میں ایک نفاست بھی تھی اور کپڑے اچھے لگتے تھے اور خدا کی خاطر سب کچھ بھلا دیا تھا۔ پس جس نے خدا کی خاطر یہ بھی ایک گہری تمنا کو بھلا دیا اللہ نے اس سے اس تمنا کو نہیں بھلایا۔ اور وہ خود فرماتا تھا کہ اے عبد القادر یہ کپڑا پہن یہ تجھے اچھا لگے گا۔ اور یہ دنیا کے عام تعلقات میں بھی بات دیکھی گئی ہے۔ بعض بیبیاں خاوندوں سے مطالبے نہیں کرتیں تو وہ ماں باپ اگر توفیق رکھتے ہیں اور ذہین ہوں تو وہ خود دیکھ کر کہتے ہیں اگر ماں ہے تو بیٹی کو کہے گی بیٹی یہ کپڑا تم پر اچھا لگے گا یہ ضرور لے لو۔ بعض بیاہ شادی کے بعد غریب گھروں میں چلی جاتی ہیں یا ان کے خاوند بعد میں غریب رہ جاتے ہیں تو ان کی مائیں بھی وہیں بہانے سے کہ ان کی غیرت کو ٹھیس نہ لگے کوئی چیز پسند کر کر کے ان کو دیتی ہیں۔ یہ سارے محبت کے رشتے ہیں اور ذکر الٰہی کی جان محبت ہے اگر محبت نہ ہو تو منہ کے ذکر کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ صرف تسبیح پھیرنے والی بات ہے۔ تسبیح کے دانوں سے خدا ہاتھ نہیں آتا بلکہ جو خدا کا ذکر کرتا ہے وہ تسبیح کے دانے بن جاتا ہے اسے دیکھ کر لوگ خدا یاد کرتے ہیں وہ ایک خدا نما وجود بن جاتا ہے اور یہ بات اللہ کی محبت کے بغیر انسان کو نصیب نہیں ہو سکتی۔ پھر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"وہ بھی تسبیحات ہی ہوتی ہیں"

یعنی رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے۔
کیوں؟

وہ بھی تسبیحات ہی ہوتی ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عشق اور محبت میں رنگین ہوتا ہے یہی مفہوم اور غرض اسلام کی ہے کہ وہ آستانہ الوہیت پر اپنا سر رکھ دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد ۷، صفحہ ۱۹ تا ۲۱۔ یہ لمبی عبارت تھی وہاں سے لی گئی تھی)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ذکر الٰہی میں سب سے زیادہ نمازوں پر زور دیتے تھے اور نماز ہی کو ذکر کا معراج بتاتے تھے نماز ہی کو ذکر کی جان قرار دیتے تھے۔

آج مجھے یہ کہا گیا ہے کہ بعض تربیتی اجتماعات ہیں یا جلسے ہیں۔ ان کے ذکر میں میں اب ان کو نماز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک اعلان ہے جماعت ہائے احمدیہ برکینا فاسو کے لئے۔ برکینا فاسو افریقہ کا ایک فرانسیسی بولنے والا ملک ہے ان کا آج ۲۵ مارچ سے جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے جو انشاء اللہ ۲۷ مارچ بروز اتوار تک جاری رہے گا ان کے ہاں بھی ڈش انٹینا لگا ہوا ہے وہ کہتے ہیں ہم بھی پروگرام دیکھتے ہیں اور ہماری جماعت کی بڑی حوصلہ افزائی ہوگی اگر اس موقع پر آپ ہمارا ذکر بھی کر دیں۔ دوسرا جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ ہیں۔ پاکستان کی اضلاع کی جماعتوں میں سیالکوٹ کو ایک غیر معمولی اہمیت حاصل ہے ان کے ہاں خدام اور اطفال کا ضلعی اجتماع ۲۴ مارچ سے شروع ہوا تھا اور آج اختتام کو پہنچا ہے۔ پہنچ چکا ہوگا غالباً سوائے اس کے کہ انہوں نے رات کی مجلس لگائی ہو اور اس خطبے میں اپنا نام سننا ہو تو بہرحال میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بیٹھے ہوں گے اس وقت اور سن رہے ہوں گے۔

ذکر الٰہی کے لئے نماز ایک برتن ہے۔

ان دونوں کو میری پہلی نصیحت تو یہی ہے کہ ذکر الٰہی کے لئے نماز ایک برتن ہے اگر ذکر الٰہی دل میں پیدا ہو تو نماز سے انسان الگ ہو ہی نہیں سکتا اور اگر یہ برتن ہے تو پھر اسے ذکر سے بھریں اور خالی نہ رہنے دیں۔ یہ دو پہلو ہیں جن کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اگر اللہ کی محبت ہے دل میں پیار ہے اور ذکر سے دل بسا ہوا ہے تو نمازوں سے غفلت کیسے ہو سکتی ہے کیونکہ نمازیں تو ذکر کا معراج ہیں۔ نمازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جس طرح خدا کو یاد کیا اور جس جس پہلو سے یاد کیا اور جسم نے کس طرح روح کے ساتھ مطابقت کی۔ یہ سارا مضمون دہرایا جاتا ہے ہر نماز کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی وہ نماز دہرائی جاتی ہے جو خدا کی خاطر آپ پڑھا کرتے تھے۔ اب اس کے دو پہلو ہیں اول تو یہ کہ اگر، جیسا کہ میں نے بیان کیا، ذکر کا دعویٰ سچا ہے نماز کے بغیر یہ دعویٰ جھوٹا ہوگا کیونکہ ذکر الٰہی کرنے والوں میں سب سے بلند تر ذکر الٰہی کرنے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی تھے اور آپ نے اپنے آپ کو نماز سے مستثنیٰ نہیں سمجھا۔ جھوٹ بولتے ہیں وہ صوفی یا وہ متقی بننے والے جو کہتے ہیں ہمیں ظاہری تبتل کی کیا ضرورت ہے ہمارے دل میں ذکر ہے بس یہی کافی ہے۔ اگر یہ بات ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نمازوں میں اس قدر انہماک کیوں رکھتے اور اتنا انہماک جو تکلیف تک جا پہنچتا تھا۔ پس اس خیال کو دل سے نکال دیں کہ نماز کے بغیر آپ کا دعویٰ سچا ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ جب نماز پڑھیں تو اس کو ذکر سے بھریں کیونکہ نماز میں برتن اکثر خالی رہتا ہے اور بہت کم ہیں جن کو کوشش کے بعد یہ توفیق ملتی ہے کہ ان کی نمازوں میں دودھ بھرنے لگتا ہے ورنہ اکثر نمازوں کا حال تو ان کھیتوں کی طرح ہے جن کی جڑوں میں بیماریاں لگ جاتی ہیں تو سٹے بنتے بھی ہیں مگر خالی۔ ہمارے ہاں ایک دفعہ احمد نگر میں چاول کے کھیتوں میں بیماری آئی تھی۔ سٹے سیدھا سر کھڑا اونچا کیا ہوا تھا اور تھوڑی دیر تو مجھے پتہ نہیں لگا میں نے کہا بڑے اچھے اچھے سٹے نکلے ہوئے ہیں لیکن جب وہ جھکے ہی نہیں پھر مجھے خطرہ محسوس ہوا۔ دیکھا تو وہ دودھ سے خالی تھے اور جو دودھ سے خالی ہو وہ جھکتا نہیں ہے۔ اور متکبر کی بھی یہی مثال ہے جس کے اندر کچھ نہ ہو وہ تکبر سے سر اٹھا کے پھرتا ہے۔ جو عارف باللہ ہو۔ جو اللہ کی محبت رکھتا ہو اتنا ہی وہ جھکتا چلا جاتا ہے اور ظاہری طور پر کھیت کے ساتھ اس

کی مثال بہت ہی عمدہ ہے۔ پس ذکر الٰہی سے اگر خالی نمازیں ہوں گی اور اکثر نمازوں میں بہت سارا حصہ ذکر الٰہی سے خالی رہتا ہے تو وہ برتن تو ہے مگر اس میں دودھ نہیں پڑا۔ پس آپ اپنی نمازوں میں خدا کی یاد کا دودھ بھریں پھر دیکھیں آپ کتنی ترقی کرتے ہیں۔

جہاں تک بورکینا فاسو کا تعلق ہے یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت کی طرف بہت زیادہ رجحان ہے اور دن بدن نئے نئے علاقوں سے تقاضے آ رہے ہیں اور باوجود اس کے کہ ہمارے پاس فرنچ سپیکنگ مبلغین کی کمی ہے مگر اس کے باوجود مقامی معلمین تیار کرتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں تو اس ضمن میں میں یہ بھی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ فرانسیسی زبان کی طرف بھی توجہ کریں۔ فرانسیسی بہت بڑے بڑے علاقے ہیں جن میں اس وقت جماعت کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے اس میں آئیوری کوسٹ ہے اس میں بورکینا فاسو بھی ہے

فرانسیسی زبان کی طرف بھی توجہ کریں اپنے بچوں کو اور واقفین نو کو جہاں جہاں بھی فرانسیسی زبان اچھی سکھانے کا امکان موجود ہے وہاں ضرور سکھائیں۔

اس میں زائر ہے اور خود فرانس میں بھی اب ہمیں بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ پس فرنچ سپیکنگ مبلغین کی ضرورت ہے۔ اپنے بچوں کو اور واقفین نو کو جہاں جہاں بھی فرانسیسی زبان اچھی سکھانے کا امکان موجود ہے وہاں ضرور سکھائیں۔ ہم جب اپنے پروگرام جاری کریں گے اس میں بھی زبان سکھائیں گے انشاء اللہ۔ لیکن وہ آہستہ پروگرام ہے اور سارا دن میں صرف ایک ہی کلاس تو نہیں لی جا سکتی۔ اس لئے وہ صبر طلب ہے۔ تقریباً دو سال میں جا کر میرا خیال ہے ایک انسان اس پروگرام کے ذریعہ فر فر ایک زبان بولنی شروع کر دے گا۔ ورنہ نہیں تو کسی حد تک ضرور لگ جائے گا۔ انشاء اللہ لیکن ہمیں جلدی ہے اس لئے باقاعدہ جس طرح سکولوں اور کالجوں میں محنت کے ساتھ زبانیں پڑھائی جاتی ہیں، اس طرح احمدی نوجوان یہ زبان بھی سیکھیں۔ اور جو فرانسیسی علاقوں میں بچے ہیں ان کو میری نصیحت ہے ان کو اردو بھی سکھائیں۔ کیونکہ درحقیقت ایک انسان جیسا ترجمہ اپنی زبان میں کر سکتا ہے ویسا ترجمہ کسی دوسری زبان میں نہیں کر سکتا۔ اب دیکھیں ہمارے ہاں اردو سے انگریزی ترجمہ ہوتا ہے۔ بڑی مشکل سے اب ہمیں اللہ کے فضل سے وہ خاتون میسر آئی ہیں جن کو خدا نے غیر معمولی ملکہ عطا فرمایا ہے ورنہ اچھے بھلے انگریزی دان بھی ہیں مگر وہ بات بنتی نہیں۔ لیکن دوسری زبان سے اپنی زبان میں نسبتاً ترجمہ آسان ہوتا ہے جن کو جرمن زبان اچھی آتی ہے۔ وہیں پیدا ہوئے ہیں وہ بچے جو اردو بھی جانتے ہیں جرمن زبان میں بہت اچھا فر فر ترجمہ کرتے ہیں لیکن اردو ان کی نسبتاً کمزور ہے جب جرمن زبان سے اردو کریں تو ان کو وہ طاقت نہیں ہے زبان جا کے رہ جاتے ہیں تو اس لئے میری خواہش ہے کہ فرنچ سپیکنگ احمدی اردو بھی سیکھیں اور اس وجہ سے نہیں کہ یہ پاکستان کی زبان ہے اس لئے کہ اس زمانے کے امام کی زبان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اردو سپیکنگ بنایا اگرچہ پنجابی زبان مادری کہلا سکتی ہے مگر اردو ہی کو آپ نے استعمال فرمایا ہے۔ پس فرانسیسی اردو سیکھیں اور جہاں تک خدمت دین کا تعلق ہے جب دونوں زبانیں اکٹھی ہوں گی پھر خدمت کی اہلیت ہوگی اور جو انگریز ہیں ان کو بھی اردو سیکھنی چاہئے اس نقطہ نگاہ سے کہ دین کی خدمت ہوگی۔ اس خیال کو دل سے کاٹ کر پھینک دیں کہ یہ پاکستانی زبان ہے۔

ہندوستانی بھی کیوں نہیں سوچتے پھر آپ۔ اور بھی دنیا میں ہے پھیلی ہوئی۔ مقصد صرف اتنا ہے اور یہی خالص مقصد رہنا چاہئے کہ وقت کے امام کی زبان ہے اور اگر ہم اس میں مہارت حاصل کر لیں گے تو اپنی زبان میں دین کی بہتر خدمت کر سکیں گے۔

اس کے علاوہ پھر واپس سیالکوٹ جاتا ہوں (ایک دو منٹ باقی ہیں یا شاید نہ رہے ہوں باقی)

سیالکوٹ کی جماعتوں کو میں نے متنبہ کیا تھا آپ بہت بلند مقام سے اتر کے یہاں پہنچی ہوئی ہیں جہاں آج ٹھہری ہوئی ہیں۔ بڑے بڑے عظیم صحابہ کرام، بڑے بڑے خدام سلسلہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور ساری دنیا پر نظر ڈال کر دیکھ لیں کوئی دنیا کا حصہ نہیں ہے جہاں احمدیت کی تعمیر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سیالکوٹیوں کو خدمت کی توفیق نہ ملی ہو۔ نئی نئی جماعتیں بھی بنانے والوں میں یہ اول رہے اور اس وقت ساری دنیا میں سیالکوٹ کے سابق بسنے والے پھیلے ہیں اور پاکستان میں بھی جو گجرات سے آتے ہیں یا باہر کے نو آباد علاقوں سے آتے ہیں ان کا بھی پرانا پس منظر سیالکوٹ ہی ہے۔ عجیب بات ہے معلوم ہوتا ہے کہ انسان پیدا

فرنچ سپیکنگ احمدی اردو بھی سیکھیں اس لئے کہ یہ وقت کے امام کی زبان ہے اور اگر ہم اس میں مہارت حاصل کر لیں گے تو اپنی زبان میں دین کی بہتر خدمت کر سکیں گے۔

کرنے میں ظاہری لحاظ سے بھی یہ ضلع بہت زرخیز تھا اور قابل آدمی پیدا کرنے میں بھی بڑا زرخیز تھا۔ تبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اپنا دوسرا وطن قرار دیا۔ پس اس تعلق کو یاد رکھیں، آپ کو دوسرا وطن کہا گیا ہے۔ وطن بن جائیں ان صحابہ کی طرح وطن بن جائیں جن صحابہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے دلوں میں بسا لیا تھا۔ دوبارہ اس پیغام سے چمٹیں۔ اسے اپنے دلوں میں بسائیں اور پھر دیکھیں آپ کی حالتیں کس طرح جلد جلد تبدیل ہوں گی۔ اور مجھے خوشی ہے کہ سیالکوٹ میں میری گزشتہ تنبیہ کے بعد جلد جلد تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ کثرت سے مجھے وہاں سے خط ملتے ہیں اور چھوٹے بڑے مرد عورتیں سب لکھ رہے ہیں کہ ہمارے دلوں پر گہرا اثر ہے اور ہم اللہ کے فضل کے ساتھ باقاعدہ ایم۔ٹی۔اے سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ہمارے دلوں میں نئے ولولے پیدا ہو رہے ہیں دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارا قدم ترقی کی طرف پہلے سے زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھائے۔ میری بھی دعا ہے۔ ساری دنیا کی جماعتوں کو بھی سیالکوٹ کو اس پہلو سے اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اور تمام دنیا کے داعیین الی اللہ کو بھی یاد رکھیں۔ ذکر الٰہی زبان پر بھی ہو اور دل میں بھی بسا ہو۔ پھر آپ خدا کی طرف بلانے والے ہوں تو آپ کی دعوت میں ایک عظیم شان پیدا ہو جائے گی۔ ایک ایسی قوت جاذبہ پیدا ہو جائے گی کہ کوئی دنیا کی طاقت اس کو رد نہیں کر سکے گی۔

اعلان نکاح

مکرم محمد شعیب صاحب نیر ابن محترم قریشی محمد صادق صاحب آف فیصل ٹاؤن لاہور کے نکاح کا اعلان مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے عزیزہ شاہین صاحبہ بنت مکرم عبداللطیف صاحب آف وحدت کالونی لاہور کیا تھا ۱۵؍ اپریل کو دارالذکر لاہور میں مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر پڑھا رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

روسی انقلاب اور ہماری ذمہ داریاں

"روس کو نئی زندگی دینے والے ہم ہی ہوں گے" (حضرت امیر المومنین)

از مکرم محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

دنیا میں انقلاب تو آتے ہی رہتے ہیں مگر بعض انقلاب جو خدائی تقدیر کے ماتحت آتے ہیں خاص نشان بن جاتے ہیں اور دنیا میں کئی اور بڑے انقلابات کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔ سنہ ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کا بیٹھ جانا اور منتشر ہو جانا ایک عجوبہ سے کم نہیں اور دنیا مختلف زاویوں سے اسے دیکھ رہی ہے۔ آیئے! ہم خدائی پیش خبریوں کے پس منظر میں اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

۱۔ روس کے عروج و زوال کے متعلق خدائی خبریں ہزاروں سال پرانی ہیں۔ حضرت حزقیل نبی نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ:

"اے روس ماسکو اور توبالسک کے بادشاہ یا جوج ماجوج میں تیری طاقت بڑھاؤں گا اور تیری شوکت میں غیر معمولی اضافہ کروں گا یہاں تک کہ تو اس گھمنڈ میں کہ تیری طاقت بہت بڑھ چکی ہے اور تیری عظمت میں اضافہ ہو گیا ہے غیر ملکوں کو اپنے قبضہ میں لانے اور ان کے اموال، ان کے مویشی اور ان کی دولت لوٹنے کی کوشش کرے گا۔ اے روس، ماسکو اور توبالسک کے بادشاہ اس لئے کہ تو غیر ملکوں کی دولت لوٹ لے اور ان کے مویشی اور اموال غصب کر لے تو اپنے ملک سے نکلے گا اور غیر ممالک پر حملے کرتا ہوا بڑھتا چلا جائے گا یہاں تک کہ اسرائیل کے پہاڑوں پر بھی حکومت کرنا چاہے گا جس کی حفاظت کا تیرے مقابل پر کوئی سامان نہیں تب میرا غضب بھڑکے گا اور میں آگ اور گندھک کا مینہ تجھ پر برساؤں گا اور اس طرح تجھے تباہ و برباد کر دوں گا۔"

(حزقیل باب ۳۸۔۳۹ کا خلاصہ)

اڑھائی ہزار سال قبل حضرت حزقیل کے زمانہ میں روس کو کوئی جانتا بھی نہ تھا پھر روسی کمیونسٹ دور میں ایک ایسی طاقت بنا جس کی دنیا کے دلوں پر دہشت اور دھاک تھی اس نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر اپنے مغرب میں کئی یورپین ممالک اور مشرق میں ایشیا کی مسلم ریاستوں پر قبضہ کر کے ان کے مال و دولت کو خوب لوٹا یہاں تک کہ سنہ ۱۹۷۹ء میں افغانستان پر حملہ کر دیا جہاں اسرائیل کے دس قبائل کا بڑا حصہ ہجرت کے بعد آباد ہوا تھا۔ پیشگوئی کے الفاظ والے پہاڑ افغانستان میں بھی نظر آتے ہیں۔ آخر تباہی اور اس علاقہ کی تباہی کے بعد ۱۹۸۸ء میں کمیونسٹ روسی فوجوں کی واپسی ہوئی اور "روس کا قبرستان افغانستان" کے نعرے مشہور ہوئے اور یہاں ہی ہتھیاروں کو تباہ کرنے کے معاہدے ہوئے جن پر عمل اب تک جاری ہے بعض مبصرین کی رائے میں یہی روسی کارنامہ "یا جوج ماجوج" روسی کمیونسٹ نظام کے خاتمہ کا باعث بنا ہے گویا حضرت حزقیل نبی کی پیشگوئی جزوی طور پر پوری ہو چکی ہے۔ آئندہ کے متعلق خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اپنی شان میں پوری ہو۔

۲۔ پھر دو ہزار سال قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اس پیشگوئی کی تصدیق کی کہ یا جوج ماجوج دنیا کی قوموں کو گمراہ کرنے کے لئے نکلے گا اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی پھر آسمان سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائے گی گندھک کی جھیل میں وہ ڈالے جائیں گے۔

(مکاشفہ ۲۰ / ۷۔۱۰ خلاصہ)

۳۔ آج سے چودہ سو سال قبل قرآن مجید نے بھی حضرت حزقیل نبی کی پیشگوئی کی تصدیق کی کہ یا جوج ماجوج قومیں آخری زمانہ میں دنیا میں سربلندی حاصل کر لیں گی۔ یہ یورپین اقوام ہی تھیں جن میں سے روسیوں نے کمیونسٹ (لادینی) نظام کے تحت ہر میدان میں ترقی کی اور (۱) ایٹمی طاقت (۲)۔ آتشیں اسلحہ مصنوعی سیاروں کے ذریعہ دنیا کی عظیم ترین طاقت بن گئے۔ انہی اقوام نے زارشاہی کے زمانہ میں جب اپنے مذہب عیسائیت کی ترویج کے لئے ہر قسم کے ذرائع سے کام لیا تو انہیں احادیث میں دجال کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ گویا دجال اور یا جوج ماجوج انہی قوموں کے نام ہیں ایک مذہبی حیثیت سے اور دوسرا سیاسی حیثیت سے اسی دجال اور یا جوج ماجوج کے فتنہ سے پہلے تمام نبی ڈراتے چلے آئے ہیں

قرآن مجید نے یا جوج ماجوج کے کارناموں اور ان کے انجام کا ذکر سورۃ الانبیاء آیت ۹۷ تا ۹۸ میں کیا ہے ترجمہ یہ ہے۔

"اور ہر ایک بستی جسے ہم نے ہلاک کیا ہے اس کے لئے یہ فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ اس کے بسنے والے لوٹ کر اس دنیا میں نہیں آئیں گے۔ یہاں تک کہ جب یا جوج ماجوج کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا اور وہ ہر پہاڑی اور سمندر کی لہر پر سے پھلانگتے ہوئے دنیا میں پھیل جائیں گے اور (خدا کا) سچا وعدہ قریب آ جائے گا تو اس وقت کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ اور وہ کہیں گے ہم پر افسوس ہم تو اس دن کے متعلق غفلت میں پڑے رہے بلکہ ہم لوگ تو ظالم تھے (اس وقت کہا جائے گا) تم بھی اور جن چیزوں کی تم اللہ کے سوا پرستش کرتے تھے سب کی سب جہنم کا ایندھن بنیں گی تم سب اس میں داخل ہو گے۔"

۴۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا جوج ماجوج اور دجال کی جو مزید تفصیلات بیان فرمائی ہیں وہ بہت ہی دلچسپ ہیں۔ مثلاً دجال اور یا جوج ماجوج کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دو اہم خبریں تو آج لفظاً لفظاً پوری ہو چکی ہیں۔

أ۔ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ يَذُوبُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ (مسلم ۲/۳۹۲)

کہ جب آمد پر عیسیٰ حبیب اللہ کو دشمن کی طرف دیکھے گا تو وہ دجال پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

ب۔ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَأَتْرِسَتِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ (مشکوٰۃ باب دجال)

کہ مسلمان ان کی (دجال۔ یا جوج ماجوج) کی کمانوں، تیروں اور ترکشوں کو سات سال تک جلاتے رہیں گے اب سوویت یونین کے پگھل جانے اور بغیر کسی جنگ کے خود بخود پگھل جانے پر خبر ملی ہے ایک چھوٹے سے قصبہ سے ۵ ہزار روسی ٹینک، بارہ ہزار عام ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں اور ۲۰۰ ہوائی جہاز (مگ ۳۱) (فائٹر ۲۳) تباہ کئے گئے اور دھات بنا کر فونڈریوں میں بھجوائے گئے یہ تو صرف ایک مثال ہے۔ (جنگ ۱۴ اکتوبر ۹۲ء)

۵۔ ہمارے زمانے کے موعود اقوام عالم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی پرانی خبروں کی تصدیق کرتے ہوئے نئی روشنی کی کرن بھی دکھائی۔ آپ فرماتے ہیں۔

"یا جوج اور ماجوج دو قومیں ہیں جن کا پہلی کتابوں میں ذکر ہے اور اس نام کی وجہ یہ ہے کہ وہ اجیج سے یعنی آگ سے کام لیں گے اور زمین پر ان کا بہت غلبہ ہو جائے گا اور ہر ایک بلندی کے مالک ہو جائیں گے تب اس زمانہ میں آسمان سے ایک بڑی تبدیلی کا انتظام ہو گا۔ اور صلح اور آشتی کے دن ظاہر ہوں گے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱۴ سنہ ۱۹۰۴ء)

آگ بلکہ ایٹمی آگ سے کام لینے والی قوموں کا زمین پر غلبہ ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ بلندیوں پر بھی انہوں نے قبضہ کر لیا اور ان کے سٹلائٹس کے آسمانوں میں مستقل ٹھکانے بن گئے جن کے روسی مکینوں نے واپس زمین پر آ کر اعلان بھی کئے کہ انہیں آسمانوں میں کوئی خدا نظر نہیں آیا مگر اب اللہ تعالیٰ نے ایک بڑی تبدیلی کا انتظام فرمایا ہے اور انہی روسی سیٹلائٹ کے ذریعہ MUSLIM T.V - AHMADIYYA امن و آشتی کا قرآنی پیغام ساری دنیا میں

پھیلا رہی ہے۔

۶۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ نے ۱۹۳۸ء میں یاجوج ماجوج پر روشنی ایک نئے زاویہ سے ڈالی کہ

"اس وقت تک گزشتہ زمانہ کو دیکھتے ہوئے عام طور پر ہماری جماعت میں بھی اور پہلی جو جماعتیں اس امر کی تحقیق میں لگی رہیں ہیں ان میں بھی خیال پایا جاتا تھا کہ یاجوج ماجوج درحقیقت دو ملکوں کے نام ہیں لیکن خدا کی طرف سے جو پیشگوئیاں ہوتی ہیں ان کی پوری حقیقت وقت پر کھلا کرتی ہے۔ اب جو واقعات ظاہر ہو رہے ہیں انہوں نے بتا دیا ہے کہ یہ دو ملکوں کے نام نہیں بلکہ دو اصولوں کے نام ہیں بے شک یہ ٹھیک ہے کہ یہ دو اصول خاص دو ملکوں کے ذریعہ زیادہ نمایاں طور پر نظر آئے ہیں مگر حقیقتاً یہ کسی ایک ملک سے تعلق نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وھم من کل حدب ینسلون (الانبیاء ع ۷) یعنی یہ دونوں گروہ دنیا کے ہر مقام پر مسلط ہونے کی کوشش کریں گے اور ہر ایک روک جو ان کے راستہ میں آئے گی اس پر چڑھتے اور اس پر غالب آنے کے لئے جدوجہد اور سعی عمل میں لائیں گے اور یہ بات اب تک بالکل نمایاں اور واضح طور پر نظر آ گئی ہے۔ چنانچہ واقعات نے ظاہر کر دیا ہے کہ یاجوج اور ماجوج دو اصول ہیں ایک اصل جمہوریت کو ترقی دینے کی کوشش کر رہا ہے اور دوسرا اصل وہ ہے جو قابلیت اور لیاقت کو ترقی دینا چاہتا ہے اور جمہوریت کی روح کو دبانا چاہتا ہے۔ یہ دو اصول اس وقت دنیا میں ایک دوسرے کے مقابل میں غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ساری دنیا ان دونوں گروہوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی ہے۔ اسلام ان دونوں کے خلاف اور ان دونوں سے بالکل الگ ایک درمیانی راہ پیش کرتا ہے وہ انفرادیت کو بھی نظر انداز نہیں کرتا اور چیدہ افراد کی طاقتوں سے کام لینے کو بھی ناپسند نہیں کرتا وہ یہ اجازت بھی نہیں دیتا کہ افراد کی حریت کو کچل دیا جائے اور وہ یہ بھی اجازت نہیں دیتا کہ چیدہ افراد کی قابلیت سے دنیا محروم کر دی جائے۔ غرض اسلامی نظام کا دائرہ اپنی وسعت کے ساتھ ان دونوں گروہوں پر حاوی ہے اور ان دونوں کے درمیان ایک راستہ بتاتا ہے۔ چنانچہ اسلامی حکومت کا دار و مدار ان دونوں اصولوں کے بین بین ہے۔ (الفضل ۷ ارجون ۱۹۳۸ء)

۷۔ "یاجوج ماجوج دو نظریے ہیں" کی تائید برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل نے جنگ عظیم دوم کے بعد گلڈ ہال لندن میں یاجوج ماجوج کے نئے مجسموں کی ایستادہ کرنے کے موقع پر کی تھی کہ یاجوج ماجوج کا نہ صرف قدیم سے تعلق ہے بلکہ عہد حاضر سے بھی۔ ایک طرف سوویت یونین کی فوجیں اور ہوائی طاقت اور ان کے تمام کمیونسٹ ساتھی اور ایجنٹ اور فدائی لوگ ہیں اور دوسری طرف جمہوریتوں کی طاقتیں ہیں جو امریکہ کے گرد جمع ہو رہی ہیں۔ (لندن ٹائمز ۱۰ نومبر ۱۹۵۱ء)

روسی عروج و زوال کی دلچسپ کہانی

خدائی پیشگوئیوں کے مطابق روس نے ہزاروں کے لیے دور میں خوب ترقی کی جو صلیب کے محافظ بلکہ علمبردار کہلاتے تھے دور حاضر کے کاسر صلیب کی پیشگوئی کے مطابق آخری زار کی جو حالت زار ہوئی اسکی مثال دنیا میں کم ہی ملے گی۔ ۱۹۱۷ء سے کمیونسٹوں کے عہد میں روس یاجوج ماجوج کے روپ میں اژدہا بن کر دنیا پر چھاتا چلا گیا۔ ۱۹۸۵ء میں میخائل گوربا چوف کو کمیونسٹ پارٹی کا جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا پہلی مرتبہ اقتدار نئی نوجوان نسل کو منتقل ہوا۔ یہ ایک ڈرامائی تبدیلی کا آغاز تھا۔

— پہلی مہم شراب نوشی کے خلاف ان کا اعلان جنگ تھا جو روسی معاشرے کو سرطان کی طرح ہلاک کر رہی تھی جس کے باعث بے شمار اقتصادی نقصانات ہو رہے تھے اور اوسط عمر بہت کم ہو رہی تھی گوربا چوف کی اس مہم کی وجہ سے صورت حال بہت بہتر ہو گئی یاد رہے کہ روسی بادشاہ ولادی میر نے ۹۸۸ء میں اسلام کے مقابل پر عیسائیت اس لئے قبول کی تھی کہ اسلام میں شراب نوشی پر پابندی ہے۔

(OUT OF RED DARKNESS page 39)

گورباچوف کی اصلاحات

دو الفاظ جو گورباچوف کی پالیسی واضح کرتے ہیں ان میں ایک گلاس ناسٹ (GLASS NOST) جس کے معنی فکری آزادی اور نظریاتی قیود میں کمی کے ہیں۔

دوسرا لفظ پریسٹرائیکا (PRESTROIKA) جس کے معنی اقتصادیات کی تشکیل نو کے ہیں۔ ان پالیسیوں سے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ امریکہ سے سرد جنگ کے ایک لمبے دور کے بعد ۱۹۸۷ء میں ایک معاہدہ ہوا جس کے مطابق درمیانی فاصلہ تک مار کرنے والے میزائل ہٹا لئے گئے تھے۔ مئی ۱۹۸۸ء سے افغانستان سے روسی فوجوں کا انخلاء شروع ہو گیا۔ جمعہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۹ء کے دن دیوار برلن گرا دی گئی اور پہلے دن لاکھوں لوگ اس راستہ سے گزرے اور باہمی میل ملاپ شروع ہوا اور اس طرح سوویت روس کی آہنی دیوار (IRON CURTAIN) کا خاتمہ بالخیر ہوا۔

۱۹ اگست ۱۹۹۱ء کو روس کی تاریخ کا پہلا فوجی انقلاب برپا ہوا۔ یہ انقلاب چند انتہا پسند کمیونسٹ فوجیوں اور K.G.B کے افراد لائے تھے گوربا چوف اگرچہ امریکہ کی بعض توقعات پر بھی پورا نہیں اتر رہے تھے لیکن بنیاد پرست کمیونسٹوں کی پالیسی اسے منظور نہ تھی چنانچہ رشین فیڈریشن کے صدر یلسن سمیت تمام ممالک نے فوجی بغاوت کی مذمت کی۔ یلسن نے عوام کو اس انقلاب کے خلاف سڑکوں پر نکالا ۷۲ گھنٹے بعد خون بہائے بغیر یہ انقلاب ناکام ہو گیا مگر اب روس میں یلسن کو ہیرو بنا کر ساری دنیا میں پیش کیا گیا۔ اور گوربا چوف کو ثانوی حیثیت دی گئی۔ اسی دوران مشرقی یورپ سے کمیونسٹ نظام کے خاتمہ کی تحریکیں کامیاب ہوئیں رومانیہ، البانیہ، ہنگری، چیکوسلواکیہ، یوگوسلاویہ۔ اور مشرقی جرمنی کی حکومتوں کے تختے الٹنے شروع ہو گئے۔ رومانیہ کے صدر چاؤشسکو کو عوام نے قتل کر کے اس کی لاش کو چوراہے میں پھینک دیا۔ بالٹک ریاستیں لتھوانیا، اسٹونیا اور لٹویا بھی روس کے جابرانہ قبضہ سے آزاد ہو گئیں۔ روس، بیلو رشیا، یوکرین نے رشین فیڈریشن کی آزادی کا اعلان کر کے امریکی صدر کے ساتھ براہ راست مذاکرات شروع کر دیئے۔ ۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو سوویت یونین کی سولہ ریاستوں میں سے گیارہ نے ایک دولت مشترکہ بنانے کے معاہدے پر دستخط کئے جس کے بعد روس کا وجود ختم ہو گیا۔ گیارہ ریاستوں کی دولت مشترکہ قائم ہونے کے بعد گوربا چوف نے ۲۵ دسمبر ۱۹۹۱ء کو استعفیٰ پیش کر دیا اور کمیونسٹ پارٹی کے توڑے جانے کا اعلان تو اس سے پہلے ہی گوربا چوف کر چکے تھے گویا ۱۹۹۱ء کا آخری مہینہ یورپ اور ایشیا کی وسعتوں میں پھیلی ہوئی عظیم الشان سلطنت سوویت یونین U.S.S.R کے لئے آخری مہینہ ثابت ہوا روس کی حکومت جو ہزاروں کیسے زمانہ میں اپنی وسعت کو پہنچ چکی تھی جب ۱۹۱۷ء میں سوشلسٹ انقلاب کے ذریعہ لینن نے حاصل کر لیا تھا۔ پھر سٹالن جیسے سخت گیر ڈکٹیٹر نے اسے مضبوط تر بنا دیا تھا اور یوں عشروں سے یورپ، امریکہ اور ایشیا کے دیگر ملکوں کے لئے ایک چیلنج بنی ہوئی تھی اچانک اپنے منطقی انجام کو پہنچ گئی جس کا کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا کہ سوویت یونین کے ٹوٹنے (COLLAPS) کا وقت آن پہنچا ہے۔

اخبار گارڈین نے ۲۳ اگست کی اشاعت میں تو لکھا ہے کہ سوویت روس جو کرۂ ارض کی دوسری بڑی ہستی بن گئی تھی اس کا انہدام اس کی ترقی کی رفتار سے بھی تیز تر تھا جو (HEAD LONG) ہوا کو یا سر کے نیچے دھڑام سے آن گرا۔ حالانکہ مسٹر خروشیف نے آج مغرب کو دفن کر دینے کی دھمکی دی تھی اور اعلان کیا تھا کہ سوویت یونین امریکہ پر بھی ۱۹۸۰ء تک کے دہاکے میں (OVERTAKE) غالب آجائے گا۔ لیکن رشیا ۷۰ سالہ کیمونزم کے تجربہ کے بعد اپنے ساتھیوں میں ہی واپس آ گیا۔

(Financial Times London 4-12-91)

سوویت یونین کے ڈرامائی خاتمہ پر کمیونسٹ لیڈروں کی جو حالت زار ہوئی اس کی مثال بھی شاید کہیں نہ ملے مثلاً کمیونسٹ حکومت کے بانی لینن کا مجسمہ یوکرائن کے دارالخلافہ KIEV سے بھی غائب ہونا شروع ہوگیا ایک دن اس کا سر جدا کیا گیا دوسرے دن بازو غائب ہوئے پھر مزدوروں کو اس کے پیٹ پر ہتھوڑے مارتے ہوئے دیکھا گیا پھر ایک دن آئے گا کہ یہ نیا نام پانے والا (یوکرائن) سے یہ مجسمہ بالکل غائب ہوگا (۱۹۹۱ء OUT OF RED DARKNESS BY TERROR FISHLOCK 1992) اسی طرح میگزین INDIA TODAY نے ایک فوٹو شائع کی جس میں K.G.B کے بانی کے بت کو پاؤں سے ٹھوکریں ماری جارہی تھیں۔

سوویت یونین کے خاتمہ کی پیشگی خبر

سوویت یونین کے دسمبر ۱۹۹۱ء میں اچانک خود بخود بیٹھ جانے سے دنیا حیران رہ گئی بلکہ بعضوں کو تو اس واقعہ پر یقین نہیں آتا تھا مگر ہمارے خدا نے تو اس کی خبر پورے ستر سال قبل حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی کو دی تھی۔ جس کا اظہار انہوں نے لاہور میں ۱۹۴۵ء میں یوں فرمایا تھا۔

"چوبیس سال پہلے کی بات ہے (۱۹۲۱ء) میں میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے جس میں میں کھڑا ہوا ہوں اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عظیم الشان بلا جو ایک بڑے اژدہا کی شکل میں ہے وہ اژدہا دس بیس گز لمبا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ دنیا کے ایک کنارے سے چلا ہے اور دریا میں جس قدر چیزیں تھیں ان سب کو کھاتا چلا آرہا ہے یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے وہ اژدہا اس جگہ پر پہنچ گیا ہے جہاں ہم ہیں ... اس وقت مجھے محسوس ہوتا ہے کہ سانپ کا حملہ دراصل یاجوج ماجوج کا حملہ ہے کیونکہ یہ حدیث ان کے بارہ میں ہے میں اس وقت یہ خیال بھی کرتا ہوں کہ یہ دجال بھی ہے ...... اتنے میں اژدہا میری چارپائی کے قریب پہنچ گیا اور میں نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی شروع کردی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ پورا ہے کہ لا یدان لاحد لقتالھما کسی کے پاس کوئی ایسا ہاتھ نہ ہوگا جس سے وہ ان کا مقابلہ کرسکے مگر میں نے اپنا ہاتھ مقابلہ کے لئے اس کی طرف نہیں بڑھایا بلکہ اپنے دونوں ہاتھ خدا کی طرف اٹھا دیئے ہیں اور خدا کی طرف ہاتھ اٹھا کر فتح پانے کے امکان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رد نہیں فرمایا ...... جب میں نے دعا کی تو میں نے دیکھا کہ آسمان سے اس اژدہا کی حالت میں تغیر پیدا ہونے لگا۔ جیسے پہاڑی کیڑے پر نمک گرانے سے ہوتا ہے اس کے نتیجہ میں اس اژدہا کے جوش میں کمی آنی شروع ہوگئی اور آہستہ آہستہ اس کی تیزی بالکل ختم ہوگئی چنانچہ پہلے تو میری چارپائی کے نیچے گھس پھر وہ خاموشی سے لیٹ گیا اور میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسی چیز بن گیا جیسے جیلی ہوتی ہے اور بالآخر وہ اژدہا پانی ہو کر بہہ گیا۔"

(اسلام کا اقتصادی نظام صفحہ ۱۳۶، ۱۴۱)

اس رؤیا کی روشنی میں ہمیں تو سوویت یونین کے ٹوٹنے پر حیرانی نہیں ہوئی بلکہ ہم تو اس کے انتظار میں تھے کہ اس واقعہ کے وقت کی خبر دیتے ہوئے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے ۱۹۶۷ء کے احمدیہ جلسہ سالانہ ربوہ کے افتتاحی خطاب میں فرمایا تھا

"پہلے نمبر پر کیپیٹل ازم CAPITALISM تھا جو پیچھے چلا گیا۔ دوسرے نمبر پر کمیونزم آگئی ہے یہ بھی پیچھے چلا جائے گا مذہبوں کی بات نہیں دو تین سو سال کی بات ہے کہ اشتراکی نظام بھی پیچھے چلا جائے گا پھر دوسری طاقتیں آجائیں گی ایک وقت میں وہ بھی پیچھے چلی جائیں گی۔ پھر خدا اور اس کا نام لینے والی جماعت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والی جماعت اور اسلام کا جھنڈا دنیا کے گھر گھر میں گاڑنے والی جماعت آگے آئیگی اور پھر اس دنیا میں اخروی جنت سے ملتی جلتی جنت پیدا ہوگی۔ اور ہر انسان کی خوشی کے سامان پیدا کئے جائیں گے" اور ایسی ہی جنت کی تمنا و تصویر کاؤنٹ ٹالسٹائی نے اپنی ڈائری میں ۵ مارچ ۱۸۶۵ء کو کی تھی۔ یہی کیا یہ معجزہ نہیں کہ کمیونزم نے میدان چھوڑنے میں دو دو سو بھی نہیں صرف ۷۰ سال لگائے اور خدا کی بات پوری ہوئی سچی بات تو یہی ہے

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

روس میں جماعت احمدیہ کا مستقبل

ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع نے کینیڈا میں ۷ جولائی ۱۹۹۱ء کے خطاب میں فرمایا:

"روس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی تھی کہ خدا نے روس کا عصا میرے ہاتھوں میں تھمایا ہے اور پھر یہ پیشگوئی تھی کہ میں اپنے متبعین کو ریت کے ذروں کی طرح روس میں دیکھتا ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ اب یہ وقت ہے اور یہ دور ہے جس میں واقعۃً بڑی تیزی کے ساتھ ہم روس میں انشاء اللہ دین حق پھیلانے لگیں گے۔ جب سے روس کا [illegible] ہوا۔ روس اچانک یوں بیٹھ گیا ہے جیسے اس میں کبھی جان ہی نہیں تھی اس کے کچھ بدنتائج دنیا کے سامنے ظاہر ہو رہے ہیں اور کچھ ظاہر ہوں گے ابھی تو سردست دنیا یہی سمجھ رہی ہے کہ امریکہ اور روس کے اتحاد کی بہت بڑی فتح ہے یا Democracy کی فتح ہے مگر یہ سب بے وقوفی کی باتیں ہیں یہ نظام بھی ناکام ہو چکا ہے جس میں ہم اس وقت موجود ہیں اور وہ نظام بھی ناکام ہو چکا ہے اور ان دونوں نظاموں کے ٹوٹنے کے نتیجہ میں ایک جو ٹوٹ کر ظاہر ہو گیا اور ایک ٹوٹنے والا ہے ان کے نتیجہ میں جو انتشار پیدا ہوگا اس کو سنبھالنے کی تمام تر ذمہ داری جماعت احمدیہ کی ہے۔"

موجودہ دور کی نشاندھی

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:-

"میری خلافت کا روس کے ساتھ بھی ایک تعلق ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت المصلح الموعود نے بہت لمبا عرصہ پہلے ہندوستان کی تقسیم ابھی نہیں ہوئی تھی اور میں ابھی بہت چھوٹا تھا ایک رؤیا دیکھی (جو الفضل ۷ مئی ۱۹۴۵ء میں مطبوعہ ہے) اور رؤیا یہ تھی کہ آپ کسی ایسی جگہ میں جہاں اردگرد فوج کا گھیرا ہے اور خطرہ ہے اور اس کمرہ میں ام طاہر (میری والدہ) لیٹی ہوئی تھیں اور ان کے ساتھ ایک بچہ ہے۔ آپ نے دیکھا کہ خطرہ ہے۔ ام طاہر کو کہتے ہیں کہ جلدی سے اٹھو اور تیار ہو جاؤ کہ ہم اس ملک سے نکل جائیں لیکن وہ شاید دیر کرتی ہیں یا تیار نہیں ہوتیں تو آپ نے بچے کو گود میں اٹھایا اور تیزی کے ساتھ وہاں سے باہر نکل گئے ابھی حالانکہ وہ بچہ ساتھ ہے ایک ایسی جگہ جاتے ہیں جو اجنبی ہے اور وہاں جا کر پوچھتے ہیں کہ یہ کونسا علاقہ ہے۔ آہستہ آہستہ کہتے ہیں کہ آہستہ بات کریں یہ روس کا علاقہ ہے آپ کہتے ہیں تم لوگ کون ہو انہوں نے کہا ہم تو احمدی ہیں اور یہاں احمدیت پھیل رہی ہے لیکن ابھی کچھ کھل کر باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے۔ اب اس رؤیا میں حضرت مصلح موعود کی گود میں جو بچہ ہے وہ میں تھا اور چھوٹا بچہ اس لئے دکھایا گیا کہ ابھی کچھ وقت لگنا تھا جب خدا تعالیٰ مجھے تربیت دے کر ایسی جگہ کھڑا کرتا کہ جن حالات میں مجھے پاکستان سے ہجرت کرنی پڑی ان حالات میں ہجرت کرتا اور پھر جا کر روس سے میرا رابطہ ہوتا۔ حضرت مصلح موعود کی گود میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی حمایت میں۔ آپ کی نیک تمناؤں کے مطابق آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں ان وعدوں کے نتیجہ میں جو آپ کی ذات سے وابستہ تھے اللہ تعالیٰ آپ کے کسی بیٹے کو یہ توفیق دے گا کہ وہ روس میں تبلیغ حق کرے گا اور روسی احمدیوں سے اس کے روابط ہوں گے پس یہ رؤیا بعینہٖ میری ذات میں پوری ہوئی ہے کیونکہ فوج کے گھیرے کا مطلب ہے مارشل لاء کے دوران حالات کا خطرناک ہونا اور حضرت مصلح موعود کے ساتھ میرے سوا آپ کا کوئی بیٹا نہیں جو وہاں سے ہجرت کرتا تو مصلح موعود تو تمثیلاً دکھائے گئے ہیں لیکن اصل میں میری ہجرت مراد تھی اور بعینہٖ انہی حالات میں کہ فوج کا گھیرا ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ خطرناک حالات میں مجھے نکل جانا چاہئے اور پھر یہاں انگلستان آنے کے بعد وہ حالات پیدا ہوئے جبکہ ہمارے روس سے روابط ہوئے کہ اس سے پہلے ہم ان روابط کا تصور بھی نہیں کرسکتے

سکتے تھے۔

(کینیڈین خطاب ۶ر جولائی ۱۹۹۱ء)

مقدر کے فیصلے

آپ نے مزید ایمان افروز تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"اب یہ کوئی اتفاقی بات نہیں تھی کہ روس کا تعلق دوبارہ جماعت احمدیہ سے قائم ہونا میرے زمانہ میں ہو یہ سارے مقدر کے فیصلے تھے جن کے آپس میں ڈانڈے ملے ہوئے تھے اور پھر مجھے فرائیڈے دی ٹینتھ۔ FRIDAY THE TENTH دکھایا اور فرائیڈے دی ٹینتھ کو وہ حیرت انگیز انقلاب برپا ہوئے (مثلاً دیوار برلن کا گرنا) جن کی روشنی میں روس میں دین حق کے داخل ہونے یا جماعت احمدیہ کے ذریعہ دین حق کے داخل ہونے کے لئے دروازے کھلیں اور نئے امکانات روشن ہوں اور یہ بھی عجیب بات ہے اور کوئی اتفاق نہیں بلکہ مقدر تھا کہ جماعت احمدیہ کے ائمہ میں سے صرف میں ہوں جس کے ساتھ متعدد روسی علماء اور صاحب دانش لوگوں نے ذاتی رابطہ کیا ہے اور اس کے علاوہ ایک بھی امام اس سے پہلے نہیں گزرا جس کا کسی روسی رہنما سے ذاتی رابطہ ہوا ہو ایک نہیں۔ دو نہیں۔ تین نہیں متعدد رابطے ہوئے اور ایسے رابطے ہوئے جن میں ہماری طرف سے کسی کوشش کا دخل نہیں خدا تعالیٰ نے خود اس کے سامان پیدا فرما دیئے اور جس طرح وہ سامان پیدا ہوئے ہیں ان میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے نہ ہماری کوشش کا دخل تھا نہ اتفاقات تھے بلکہ خدا کی واضح تقدیر ان میں کارفرما دکھائی دیتی ہے۔

(الفضل ۸ر مئی ۱۹۹۰ء)

یقین کامل

حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر صاحب نے اس بارہ میں یقین کامل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"اب جو آثار ظاہر ہو رہے ہیں ان سے یقین ہو جاتا ہے کہ اب وہ وقت آچکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ روس کی سرزمین احمدیت کو قبول کرنے کے لئے ذہنی قلبی اور روحانی لحاظ سے بہت تیزی کے ساتھ تیار ہو رہی ہے پس دعاؤں میں اس سرزمین روس کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ ان خدمتوں کی جو بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوں اور ان فضلوں کو نازل ہوتا ہم آنکھوں سے دیکھ لیں جو مقدر تو ہیں مگر ہماری یہ تمنا ہے کہ ہمارے دور میں وہ فضل اتریں اور ہم اپنی آنکھوں سے ان کو پورا ہوتے دیکھیں۔

(اختتامی خطاب حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی۔ ۳ر مئی ۱۹۹۳ء)

"پس روس کو نئی زندگی دینے والے ہم ہی ہوں گے اس لئے دعائیں بھی کریں۔ اپنے آپ کو وقف کے لئے بھی پیش کریں اور یقین رکھیں کہ جیسا کہ پیشگوئیوں کا پہلا حصہ پورا ہوا ان کا بقیہ حصہ بھی پورا ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

(الفضل ۲۲ر اگست ۱۹۹۰ء)

نوٹ:۔ یہ مضمون "روس میں انقلاب" کے ایک حصہ کا خلاصہ ہے۔ مزید دلچسپ تفصیلات اور نایاب تصاویر کے لئے اصل کتاب دیکھیں جو نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان اور نظارت اشاعت ربوہ سے مل سکتی ہے۔

قادیان میں جلسہ یوم خلافت

قادیان ۲۸ر مئی آج ۸ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم و محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس وقف جدید و ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نیاز انسپکٹر تحریک جدید مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد نائب ناظم وقف جدید اور محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے تقاریر کیں اور خلافت کی ضرورت اہمیت، خلافت راشدہ کے امتیازات منکرین خلافت کا انجام اور خلافت رابعہ کی برکات پر روشنی ڈالی۔

آخر پر صدر محترم نے بھی خلافت کے تعلق سے مختلف امور سے سامعین کو آگاہی بخشی دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

قادیان میں عیدالاضحیہ کی مبارک تقریب

قادیان ۲۲ر مئی آج ۸-۳۰ صبح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد اقصیٰ میں نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

مضافات قادیان سے ہزاروں کی تعداد میں تشریف لانے والے مہمانان اور ساکنین قادیان کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے قربانی کا فلسفہ پیش کیا اس تاریخی قربانی کی یاد دلائی جو ہزاروں سال پہلے ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خدا کے حضور پیش کی تھی۔ فرمایا قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالےٰ صحیح نیت اور تقویٰ سے پیش کی جانے والی قربانی کو ہی قبول فرماتا ہے اور ہمیں اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ تاکہ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل ہو۔

آخر پر آپ نے سب حاضرین کو عید کی مبارکباد دیتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازی عمر اور اسلام و احمدیت کی ترقی اور ملک و قوم کے لئے دعا کے اعلانات کئے اور اجتماعی دعا کرائی۔

امسال گذشتہ تمام سالوں سے بڑھ کر مہمانان تشریف لائے تھے سب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے کھانا کھلایا گیا۔ انصار، خدام اور اطفال نے بذوق و شوق اس خدمت میں حصہ لیا۔

شکریہ احباب

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ کی وفات میرے لئے اور مرحومہ کے جملہ پسماندگان کے لئے شدید صدمہ کا موجب تھی اس موقعہ پر ہمارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ اور دیگر احباب و مستورات کی طرف سے جو اظہار ہمدردی اور تعزیت کے خطوط ملے ان سے ہمیں بہت تقویت ملی۔ میں اخبار بدر کے ذریعہ اپنے پیارے آقا اور جملہ بھائی بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(حکیم محمد سعید ڈنمارک)

-۔-

ولادت

۱۔ خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ آمنۃ آنسہ راشدہ اہلیہ مکرم عثمان خان صاحب کرڈاپلی (اڑیسہ) کے ہاں ۲۳ر مئی کو پہلی بچی تولد ہوئی ہے۔ بچی کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے "عزالہ عثمان" رکھا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے عزیزہ بہت کمزور ہے اسکی صحت و تندرستی درازی عمر اور صالح خادمہ دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر ۲۵ روپیہ۔ (محمد عبد الحق انسپکٹر وقف جدید قادیان)

۲۔ خاکسار کی چھوٹی بہن عزیزہ ریحانہ پروین اہلیہ مکرم یونس احمد صاحب لاڑجی کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے "ضبور احمد" تجویز فرمایا ہے نومولود کے نیک خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰/- روپے (سید وسیم احمد عجیب شیر سیالوری قادیان)

ہماری تبلیغی و تربیتی مساعی

کالیکٹ میں عید ملن پارٹی

سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ عید کے بارے میں بذریعہ (MTA) اطلاع ملنے پر اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کالیکٹ کے اخبار نویسوں اور دیگر دانشوروں کو اس (MTA) سے متعارف کرانے کے لئے جماعت احمدیہ کالیکٹ نے عید کے روز شام کو ۳ بجے عید ملاپ کی ایک تقریب منعقد کی۔ اس میں شہر کے ۹ اخباروں کے نمائندگان اور بہت سارے دانشوروں اور سرکردہ معززین نے شرکت کی۔ اور احمدی احباب و مستورات بھی حاضر تھے۔

مکرم A.P. کنہا محمد صاحب صوبائی امیر نے اپنی صدارتی تقریر میں تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ پر ہونے والے خدا تعالیٰ کے افضال و اکرام اور اس کی نعمتوں کا ذکر کیا اور MTA کی نشریات کے بارے میں تفصیل بتائی۔

اس کے بعد غیر مسلم حاضرین کی نمائندگی کرتے ہوئے اس تقریب کے مہمان خصوصی شری ودوان یانولی نے تقریر کی۔ آپ مختلف ہندو تنظیموں کے سربراہ ہونے کے علاوہ ہندوؤں کی شریعت منوسمرتی کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کا شرف بھی آپ کو حاصل ہوا تھا۔

اس کے بعد تمام سامعین نے اسلام آباد لندن میں حضور اقدس ایدہ اللہ کی اقتداء میں ہزاروں افراد کے نماز پڑھنے کا نظارہ دیکھا۔ اس کے بعد حضور انور کا خطبہ عید الفطر بھی سنتے رہے۔ چونکہ حاضرین میں اکثریت انگریزی جاننے والی تھی اس وجہ سے انگریزی میں ترجمہ سنایا گیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے M.T.A کی عالمگیر نشریات کے بارے میں شہر کے اخبار نویسوں اور دانشوروں کو تعارف کروانے کا موقعہ میسر آیا۔ اس موقعہ پر تمام حاضرین کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔

ایک فولڈر کی اشاعت ایک ماہنامہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف شائع شدہ ایک مضمون کے جواب میں ایک فولڈر تیار کر کے ۲۰ ہزار کی تعداد میں شائع کر کے مسلمانوں کے تمام مراکز میں خدام نے نہایت وسیع پیمانے پر تقسیم کی۔ الحمد للہ اس کا بہترین چرچا علمی حلقوں میں ہو رہا ہے۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

سونگڑہ میں جلسہ انسانیت

جماعت احمدیہ سونگڑہ کے زیر اہتمام جلسہ انسانیت مورخہ ۳۰ جنوری نہایت پُر وقار ماحول میں منایا گیا۔ اجلاس سے کافی دن پہلے اجلاس کی تشہیر کی گئی تھی۔ اس اجلاس میں اہل سنت والجماعت اور ہندو مذہب کے علماء شریک ہوئے۔ چنانچہ بعد نماز مغرب و عشاء اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترم مولوی سید غلام الدین صاحب شاہ قادری صدر جماعت احمدیہ سونگڑہ اور مکرم سید نعیم احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ بعدہ مکرم عبد الحکیم خان صاحب آف دھوال ساہی نے نعتیہ کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعدہ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور حاضرین مجلس کو مبارکباد کا تحفہ پیش کیا۔ بعد ازیں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ مکرم ماسٹر عبد الرحیم صاحب سیکرٹری مال نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب "دو نبیوں کا سردار" کا ضروری حصہ بزبان اڑیہ ترجمہ کیا تھا جسے مکرم میر کمال الدین صاحب، مکرم محمد یونس صاحب، مکرم میر انور احمد صاحب اور عزیز مسعود احمد صاحب نے باری باری سنایا۔ بعدہ خاکسار و مکرم سیف الرحمٰن صاحب اور مکرم سید دلبستان احمد صاحب نے تقریریں کیں۔

بعد ازاں محترم سید سیف الدین صاحب نے ایک مختصر تقریر کی۔ اسی طرح محترم مولانا محمد یونس صاحب قاسمی اور مکرم ماسٹر ترون کمار ساہو نے تقریریں کیں۔ بعض شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔ اجلاس کی خصوصیت یہ تھی کہ ایک ہی اسٹیج سے احمدی، غیر احمدی اور ہندو مقررین نے عوام سے خطاب کیا۔ اور اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا کہ آئندہ اسی طرح جلسہ انسانیت بار بار منعقد کیا جائے۔ اجلاس کے تمام اخراجات مکرم ماسٹر میر عبد الرحیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سونگڑہ نے برداشت کئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج ثمرات پیدا کرے۔ آمین

(سید انوار الدین احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سونگڑہ)

ضلع گورداسپور کے موضع نوشہرہ نالونڈہ میں عظیم سانحہ پر

جماعت احمدیہ کی جانب سے اظہارِ افسوس اور ریلیف کی تقسیم

۱۰ مارچ ۱۹۹۴ء کو ضلع گورداسپور کے دو دیہات نوشہرہ نالونڈہ اور فتح گڑھ کے ۵۲ افراد سرنا نہر میں ٹرالی لڑھک جانے سے ہلاک ہو گئے۔ جس وقت یہ افسوس ناک خبر ٹی وی اور اخبارات میں آئی تو ۱۲ مارچ کو ہی محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی ہدایت پر ایک وفد متاثرہ علاقہ میں گیا۔

وفد نے گاؤں کے سرپنچ مکرم سنتار سنگھ صاحب اور دیگر ذمہ دار افراد کے ہمراہ جاں بحق ہونے والے افراد کے لواحقین سے ان کے گھروں میں جا کر جماعت کی طرف سے اظہار افسوس کیا۔ اس موقعہ پر سرپنچ صاحب اور دیگر گاؤں والوں نے اس عظیم سانحہ کے بارہ میں بہت ہی ہولناک واقعات بیان کئے۔ انہوں نے بتایا کہ ہلاک شدگان میں چھوٹے چھوٹے بچے اور عورتیں بھی تھیں جن کی مدد کے لئے کوئی نہ پہنچ سکا نیز یہ بھی بتایا کہ ہلاک ہونے والوں میں ایک ہی گھر کے آٹھ ممبر تھے اس کے علاوہ دو گھروں کے مکمل افراد ہلاک ہو گئے۔ باقی کسی گھر کے دو اور کسی گھر کے تین افراد ہلاک ہوئے۔ (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)

اس حادثہ میں جو بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہو گئی تھیں اسی طرح غریب گھرانوں میں جن کے جوان بچے ہلاک ہو گئے تھے موقعہ پر ہی جماعت احمدیہ کی جانب سے نقدی کی صورت میں ریلیف تقسیم کی گئی۔ مکرم سرپنچ صاحب نے بتایا کہ ریلیف تقسیم کرنے والوں میں جماعت اوّل نمبر پر ہے۔ (الحمد للہ)

۳۰ مارچ کو محترم سرپنچ صاحب کے بیٹے کی رسم پگڑی کے بھوگ کے موقعہ پر بھی جماعتی وفد نے شرکت کی۔ دیگر مقررین کے علاوہ جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے موقعہ کی مناسبت سے تقریر کی۔ اور سرپنچ صاحب کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔ سرپنچ صاحب نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ "قرآن صاحب کے لئے علیحدہ کمرہ بنوایا جائیگا۔ اس وقت تک لوگ میرے ہاں سے قرآن صاحب لے کر پڑھیں اور اس کا پرچار کریں۔"

دعا ہے اللہ تعالیٰ جاں بحق ہونے والوں کے جملہ لواحقین کو اس عظیم سانحہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

جماعتی وفد مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امور عامہ، مکرم چوہدری محمد عارف صاحب ننگلی صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم منصور احمد صاحب چیمہ ع۔ا، مکرم تنویر احمد خادم صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار پر مشتمل تھا۔

(عنایت اللہ نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو پہلا بیٹا مورخہ ۹۴-۱-۱۹ کو عطا کیا ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت و سلامتی اور درازی عمر نیک خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۱۰/- روپے)

(خاکسار۔ شہاب الدین خان سیکرٹری جائیداد کرڈاپلی)

مکرمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا صاحب بیمار رہتی ہیں ان کی کامل شفا پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار کی بیٹی ڈاکٹر امۃ الرقیب کی صحت و تندرستی نیز بیٹے طاہر احمد جن کے دل کا ایک وال بند ہو گیا تھا ڈاکٹروں نے کھول دیا ہے لیکن صحیح طور پر آرام نہیں آیا۔ عزیز کافی کمزور رہتے ہیں شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (امۃ القیوم ہمبرگ جرمنی)

بقیہ پیغام حضور انور (صـ۲)

میری خاطر تم بہت روئے۔ اب میری ہی خاطر اپنے آنسو خشک کر لو۔ دیکھو میں تمہیں کہتا ہوں کہ اب نہیں رونا۔ دیکھو۔ میں تمہیں کہتا ہوں۔

میری رضا کی خاطر تمہارے چہرے اُداس ہو گئے۔ اور مسکراہٹیں لُٹ گئیں۔ لیکن ذرا نگاہیں تو اُٹھاؤ اور دیکھو کہ میں تمہیں کس پیار سے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے دیکھو اور میری محبّت کی شادابی سے پھولوں کی طرح کھل اُٹھو۔ میرا پیار تمہیں گدگدائے گا۔ اور تمہیں مسکرانا ہوگا۔ میری خاطر میرے بندو۔ میرے در کے فقیرو۔ میری خاطر!

غموں کے دن بیت گئے اور خوشیوں کا زمانہ آگیا۔ اُٹھو اور بلند آواز سے میری حمد کے ترانے گاؤ اور میری محبّت کے ناقوس بجاؤ۔ آسمان کی طرف نظریں اُٹھاؤ اور فوج در فوج میری نصرت کے فرشتوں کو نازل ہوتے ہوئے دیکھو۔ دیکھو کہ کس طرح غم کی ہر تقدیر کو خوشی کی تقدیر میں تبدیل کیا جائے گا۔ اور ہر دُکھ کے اندھیرے کو روشنی میں بدل دیا جائے گا۔

ایسا ہوگا اور ضرور ایسا ہی ہوگا

میرا ایمان غیر متزلزل ہے اور میرے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں۔ میرے بھائیو۔ میرے دِل جان سے زیادہ پیارے بھائیو جو میرے ساتھ اخوّت کی ایک اَٹوٹ آسمانی لڑی میں پروئے گئے ہو میں جانتا ہُوں کہ تم بھی تقویتِ ایمان اور ثباتِ قدم کے ایک بلند مقام پر فائز کئے گئے ہو یقین رکھو کہ ایسا ہی ہوگا۔ مگر ابھی آزمائش کے چند دن باقی ہیں۔ اِس لئے راتوں کو اُٹھ کر بہت رویا کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ روتا رہوں گا۔ اپنی صُبحوں کو بھی آنسوؤں سے بھگوئے رکھو اور شاموں کو بھی۔ اور اپنے رب سے یہ عرض کرتے رہو کہ

جلد آ پیارے ساقی، اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربتِ تلاقی، حرص و ہَوا یہی ہے
اِس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دِکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے، میری دُعا یہی ہے

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کی طرف سے مجھے کوئی دُکھ نہ دکھائے۔ وہ تو خوب جانتا ہے کہ آپ کے لئے میری برداشت کا آبگینہ بہت نازک ہے۔

والسّلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۳ تا ۱۹ مئی ۱۹۹۴ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ — بقیہ صفحہ اوّل

بعض احادیثِ مبارکہ بیان فرمائیں۔ اور ان کی نہایت ایمان افروز تشریحات بیان کیں۔ پہلی حدیث حضور نے راستوں کے حقوق سے متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ راستوں میں بیٹھنے والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ جب تم راستوں پر بیٹھنے پر مجبور ہو تو راستوں کو ان کا حق دیا کرو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ راستے کا حق کیا ہے تو آپ نے فرمایا نظریں نیچی رکھنا، دُکھ دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، نیک بات کی تلقین کرنا، اور بُری بات سے روکنا۔ (بخاری)۔ حضور نے فرمایا، اگر ایسے لوگ بازاروں میں بیٹھے ہوں تو وہ ان رستوں کے لئے زینت بن جاتے ہیں۔ اور راستے کے لئے امن کی ضمانت بن جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ وہ اسلوب ہیں جن کو اُمّتِ واحدہ جب اختیار کرتی ہے تو جمعیّت میں مزید طاقت عطا ہوتی ہے۔ آپس کے رشتے پہلے سے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ ان نصیحتوں کو ہر بازار میں اپنے ساتھ حرزِ جان بنا کر لے جایا کریں۔ اور اس پر عمل کیا کریں۔

اسی طرح حضور نے فرمایا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا اور پوچھا کونسا اسلام افضل ہے تو آپؐ نے اُس سائل کے حالات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے فرمایا "کھانا کھلانا اور ہر ملنے والے کو خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کہنا۔" (بخاری)

اپنے بصیرت افروز خطبہ جُمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے معاشرہ کی اخلاقی اصلاح اور اتفاق و اتحاد کے قیام کے لئے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض اَور احادیث بھی بیان فرمائیں۔ پھر فرمایا اصل خلیق وہ ہے جو اپنے گھر سے ہی خلیق ہو تبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کے سفر کو گھر سے شروع کرنے کی تلقین فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہو۔ اور میں تم سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاقی سفر گھر سے شروع ہو کر گھر تک ہی ختم نہیں ہو جاتا بلکہ گھر سے نکل کر تمام عالم کو اپنا فیض پہنچاتا ہے۔ حضور نے فرمایا، گھر کی بد اخلاقی ایسی بُری چیز ہے جو نسلوں تک کو برباد کر دیتی ہے۔ ایسی نسلیں پیچھے رہ جاتی ہیں جو سارے ماحول میں بدخُلقیوں کے زہر کو پھیلا دیتی ہیں۔

خطبہ جُمعہ کے آخر میں حضور انور نے بالخصوص یورپ کے احمدیوں کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے بوسنین بھائیوں کی خدمت کریں۔ حضور نے فرمایا یہ محض لِلّٰہ ستائے گئے ہیں۔ اُن کا کوئی اَور قصور نہیں تھا سوائے اِس کے کہ یہ اسلام سے وابستہ ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آج کے دَور میں بوسنین مُسلمان سب سے زیادہ ہمدردی اور خدمت کے محتاج ہیں۔ خدا کرے کہ آپ سب بنی نوعِ انسان سے اللہ کی خاطر محبّت کرنے والے بن جائیں —!!

◎

ضروری اعلان بسلسلہ تحریک وقفِ نَو

قبل ازیں امراء / صدر صاحبان کی خدمت میں دفتر وکالتِ مال و اخبار بدر سے یہ سرکلر بھجوایا گیا تھا کہ "واقفینِ نو" کی تعلیم و تربیت اور جملہ اُمور کی نگرانی کے لئے سیکرٹری وقفِ نو مقرر کریں۔ لیکن ابھی تک اکثر جماعتوں کی جانب سے "سیکرٹری وقفِ نو" کے نام دفتر تحریک وقفِ نو میں نہیں بھجوائے گئے۔ براہِ مہربانی جلد از جلد اپنی جماعتوں میں سیکرٹری وقفِ نو مقرر کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔

۲۔ جماعتِ احمدیہ کے افراد کی یہ خوش قسمتی ہے کہ حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ نو تحریک کی میعاد کو بڑھا دیا ہے۔ والدین اپنے ہونے والے بچّوں کو وقفِ نَو کی مبارک تحریک میں شامل کریں۔

۳۔ جماعتوں کے سیکرٹریانِ وقفِ نَو والدین سے گزارش ہے کہ وہ بچّوں کی تعلیم و تربیت، بھجوائے گئے نصاب کے مطابق کریں۔ اور اس کی ماہوار رپورٹ دفتر وقفِ نَو بھارت کو ارسال کریں۔

اگر کسی جماعت میں نصاب نہیں پہنچا تو وہ جلد دفتر سے رابطہ کر کے نصابِ واقفینِ نَو حاصل کریں۔

نیشنل سیکرٹری وقفِ نو تحریک بھارت

کارڈ آنے پر مُفت

خاکسار کا مضمون کسوف وخسوف سے متعلق بنگلہ زبان میں ٹریکٹ کی شکل میں شائع کیا گیا ہے اِسی طرح دُوسرا مضمون "کب تک اِنتظار اب تو چودھویں صدی بھی بیت گئی۔" اُردو اور بنگلہ زبان میں کلکتہ مشن نے شائع کیا ہے۔

جو دوست حاصل کرنا چاہیں کارڈ لکھیں۔ اور مفت حاصل کریں۔

حمید الدین شمس انچارج احمدیہ مُسلم مشن
205 نیو پارک اسٹریٹ
کلکتہ — ۷۰۰۰۱۷

نہایت ضروری

بدر اپنی ہر اشاعت میں حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ خطبات شائع کرتا ہے۔ علم و عرفان سے بھرپور یہ خطبات دین و دُنیا میں ہر احمدی کے لئے مشعلِ راہ ہیں — خود بھی پڑھیئے اور گھر والوں کے علاوہ دوست احباب کو بھی مطالعہ کے لئے دیجئے۔ اِس طرح آپ تبلیغی و تربیتی ہر دو جہاد میں شامل ہو جائیں گے۔ (ادارہ)

مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ

احبابِ جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مدرسہ احمدیہ میں نیا تعلیمی سال ۱۶ اگست ۱۹۹۴ء کو شروع ہوگا۔ خواہشمند اُمیدوار درجِ ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر نظارت تعلیم میں ارسال کریں۔ داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کر سکتے ہیں۔ داخلے کی شرائط درجِ ذیل ہیں:-

(۱)۔ درخواست دہندہ واقفِ زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔ (۲) جسمانی و ذہنی طور پہ صحت مند ہو۔ (۳)۔ کم از کم میٹرک یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔ (۴)۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵)۔ عمر ۱۸ سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ پاس کی عمر ۲۱ سال سے زائد نہ ہو۔ استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دیئے جانے پر غور ہو سکتا ہے۔ حفظ کلاس کے لئے عمر دس بارہ سال سے زائد نہ ہو قرآنِ کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔ (۶)۔ امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلے کے لئے موزوں ہے۔ (۷)۔ درخواست دہندہ اپنے سندات کی مصدّقہ نقول معہ ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ معہ دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز ۱۰ / جولائی ۹۴ء تک ارسال کریں۔

(۸)۔ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اُترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ انٹرویو کی اطلاع بعد جائزہ درخواست بعد میں انفرادی طور پہ کی جائے گی۔

نوٹ:
(۱)۔ قادیان آنے کے لئے سفر کے اخراجات اُمیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔
(۲)۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہو جانے کی صورت میں واپس سفر اپنے خرچ پر کرنا ہو گا۔
(۳)۔ قادیان آتے وقت اپنے ہمراہ موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے۔ رضائی، بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

ناظرِ تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضروری اعلان بسلسلۂ شمولیت جلسہ سالانہ برطانیہ

بھارت کی جماعتوں سے جو احباب اِمسال جلسہ سالانہ برطانیہ (منعقدہ ۲۹ تا ۳۱ جولائی ۹۴ء) میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اپنے اسماء اور اگر کوئی جماعتی عہدہ اُن کے سپرد ہے تو اس کی اطلاع اپنی جماعت کے صدر / امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظارت علیا کو جلد تر بھجوا دیں۔ تاکہ انٹرنیشنل مجلسِ شوریٰ میں شمولیت کے لئے ان کا نام تجویز کیا جا سکے۔

ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

ارشادِ نبویؐ
اَدُّوا زَکوٰتَکُمْ
(تم اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو)
— (منجانب) —
سیکریٹری ارکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ میسنگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

طالبِ دُعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
SPECIALIST IN:- LEATHER BELTS, LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC.
19 A, JAWAHARLAL NAHRU ROAD
CALCUTTA-700087.

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم
جیولرز
پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد
کراچی۔ فون:- ۶۲۹۴۴۲

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لُتھرا جیولرز
M/S PARVESH KUMAR S/O SHRI GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN-143516.

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر:- حنیف احمد کامران، حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
PHONE:- 04524 - 649.

FOR DOLOO SUPREME
CTC TEA IN 100 GMS & 200 GMS POUCHES.
Contact:- TAAS & CO.
P, 48 PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072
PHONES:- 263287, 279302.

C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

NEVER BEFORE
GUARANTEED PRODUCT
THIS COMFORT
THIS DURABILITY
AND SOLIGHT
NIR
Soniky
HAWAI
A Treat for your feet
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
34 A. DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15.

YUBA
QUALITY FOOT WEAR
باٹی پولیمرز
کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43-4028-5137-5206